عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

جلد۴ - شمارہ ۳۷

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

[illegible]
ایک قادیانی [illegible]

ایبٹ آباد کا قادیانی ڈاکٹر
ہمدرد یا [illegible]

حیدرآباد دکن میں
مسلمانوں اور قادیانیوں
کا ایک معرکہ

پانچ قادیانی خاندانوں کا قبولِ اسلام

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عدالت سے قادیانیوں کے خلاف ایک عدالتی فیصلے کا متن

مرزائی اپنی "عبادتگاہ" کا نام کیا رکھیں؟

یہودی اخبار کی تصویر نے مجھے حیرت زدہ کر دیا

ممتاز صحافی نذیر ناجی کے تاثرات

ہر دل کے لئے وجہِ سکینت تری صورت
آقا دلِ مفلس کی ہے دولت تری سیرت

مجبور کو ہر گام پہ دیتی ہے سہارا ،
بیکس کو عطا کرتی ہے قوت تری سیرت

انسان کو منزل سے بھٹکنے نہیں دیتی
ہر موڑ پہ کرتی ہے قیادت تری سیرت

اُونچا ہے عدالت کا علَم تیرے کرم سے
ہے روحِ وفا، جانِ شریعت تری سیرت

مقصد تری بعثت کا ہے اخلاق کی تکمیل
آپس میں سکھاتی ہے محبت تری سیرت

اذہان میں کرتی ہے اجالا تری تعلیم
ظلمات میں ہے نورِ ہدایت تری سیرت

سرمایۂ ایمان و یقیں ہے تری ہر بات
سینوں میں ہے اک شکلِ امانت تری سیرت

خالق کی ہے برہان ترا پیکرِ نوریں
اللہ کی دیتی ہے شہادت تری سیرت

بندوں کو جھکایا درِ تسلیم و رضا پہ
دیتی ہے ہمیں درسِ قناعت تری سیرت

روشن ہے ترے نور سے کاشانۂ ادراک
ہے سلسلۂ فہم و بصیرت تری سیرت

ہے شعر مرا مدحتِ سرکارؐ سے تاباں
حافظ کے ہے اشعار کی زینت تری سیرت

حافظ لدھیانوی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوة کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۷
۱۱ تا ۱۷ جمادی الاخری ۱۴۰۶ھ
مطابق
۲۸ فروری تا ۶ مارچ ۱۹۸۶ء

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول

عبدالرحمن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

بدل اشتراک

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

رابطۂ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۶۷۱

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار	فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	بائیں پر ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسماعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	کسٹمری	ایم عبدالواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ٹیریکٹر روڈ	حافظ خلیل احمد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لالی

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ماریشس	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشش	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمن	ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی،	
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۴۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

عبدالرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

اخبار ختم نبوت

امیر تیمرانی مرتد کی لاش کو مسلمانوں کی مسجد سے فوراً نکالا جائے

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت صدیق آباد (ربوہ) کے رہنماؤں خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے شیر گڑھ ضلع ڈیرہ غازیخان کی مسجد میں ایک مرتد امیر ــــــ کو دفن کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس مرتد کو مسلمانوں کی مسجد سے فوراً نکالا جائے۔

پروفیسر افضل قادیانی کو ہٹایا جائے۔

میانوالی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی کے رہنماؤں نے میاں محمد یٰسین وٹو وزیر تعلیم کے اس جواب پر شدید ردعمل کا اظہار کیا جو انہوں نے قومی اسمبلی میں مشرحجرہ ممبر قومی اسمبلی کے ایک سوال پر دیا کہ پروفیسر میاں محمد افضل قادیانی کو قومی تعلیمی کونسل کا اس وقت ڈائریکٹر مقرر کیا گیا تھا جب کہ یہ ادارہ مکمل طور پر کام نہیں کر رہا تھا۔ وفاقی وزیر تعلیم کے اس جواب پر تنقید کرتے ہوئے صدر مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی مولانا محمد یونس، سینئر نائب صدر حاجی عطا محمد سیکرٹری جنرل کلیم ایڈووکیٹ نے کہا کہ قوم کو تعلیم سے بہرہ ور کرنے کی ذمہ داری قادیانیوں کو سونپنے کا مقصد یہ ہوا کہ ہماری مذہبی، تعلیمی و ثقافتی پالیسیں کو یہی چلا سکتے ہیں اور ملک کی کثرت کی آبادی یعنی مسلمان ایسا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے مسلمانوں میں بڑے بڑے ماہر تعلیم موجود ہیں اس لئے کسی قادیانی کو قومی تعلیمی کونسل کا ڈائریکٹر مقرر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ غازی علم الدین شہید کمیٹی ضلع میانوالی کے سیکرٹری جنرل محمد جاوید خان نیازی اور مجلس کے تمام رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ ہماری اہم اور کلیدی آسامیوں پر غیر مسلموں یا مسلمان دشمن طاقتوں کے ایجنٹوں کے حوالے نہ کی جائیں اور مسلمان دانشوروں کو ہی ایسی اہم ذمہ داریاں سونپی جائیں۔

قادیانی اپنی عبادت گاہ "مرزا ڑہ" میں بدستور لاوڈ اسپیکر استعمال کرتے ہیں

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے مقامی رہنماؤں مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے کہا ہے کہ قادیانی ربوہ میں بدستور صدارتی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے لاؤڈ سپیکر استعمال کر رہے ہیں ان رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو لاؤڈ سپیکر کے استعمال سے فوراً روکا جائے اور ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

ولی خان نے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے

ابوظہبی (پ ر) جمعیت اہل سنت والجماعۃ دعوت وارشاد متحدہ عرب امارات کے امیر مولانا محمد فہیم صاحب، جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے فاضل مولانا محمد اسحاق خان مدنی، حضرت مولانا محمد ہارون اسلام آبادی، مرکزی ناظم حضرت مولانا خلیل احمد ہزاروی مولانا خیال محمد صاحب مولانا شیر اکبر صاحب، مولانا محمد اسماعیل عارف مولانا عبدالقدوس صاحب مولانا عبدالخالق صاحب بلوچ، قاری محمد یعقوب، محمد رفیق صابری اور مرکزی ناظم اطلاعات ونشریات اشتیاق حسین عثمانی نے نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے صدر خان عبدالولی خان کے اس بیان کی پرزور مذمت کی ہے۔ جس میں خان عبدالولی خان نے قادیانیوں کو احمدی اور غیر مسلمان کہا ہے۔ تمام رہنماؤں نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ولی خان سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے مسلمان ہونے کی تجدید کریں۔ ولی خان قادیانیوں کو مسلمان بنا کر کسی کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ولی خان نے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے آج تک ہزاروں مسلمان جام

ربوہ میں قادیانیوں نے مسلم قبرستان پر قبضہ کرنا شروع کر دیا

ربوہ (نمائندہ ختم نبوت) مسلم کالونی ربوہ میں مسلمان کے قبرستان میں قادیانیوں نے گذشتہ سے پیوستہ ہفتہ کو ایک قادیانی مرتد عورت کو رات کی تاریکی میں جب دفن کیا تو کچھ دنوں بعد مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں کو علم ہوا تو انہوں نے قادیانیوں کی اس مذموم حرکت کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ اس مرتد عورت کو مسلمانوں کے قبرستان سے فوری نکال کر قادیانیوں کے مرگھٹ میں دبایا جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے رہنماؤں، خطیب ربوہ مولانا خدا بخش اور قاری شبیر احمد عثمانی نے مقامی انتظامیہ سے رابطہ قائم کیا اور تمام حقائق سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ بڑا نازک ہے اس کا فوری سدباب ہونا چاہیئے۔ دریں اثنا مولانا خدا بخش خطیب ربوہ نے ایک تحریری درخواست جناب اے سی صاحب، چنیوٹ کو دی ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ چونکہ یہ قبرستان مسلمانوں کا ہے قادیانی اپنے مُردے اس قبرستان کی بجائے اپنے مرگھٹ خانوں میں دباتے ہیں۔ یہ جو کچھ کیا گیا ہے محض شرارت اور ملکی امن و امان کو خراب کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس مرتد عورت کو مسلمانوں کے قبرستان سے فوری نکالا جائے۔ اے سی صاحب نے درخواست آرام ربوہ کو تحقیقات کے لئے بھیجدی ہے اور اس سے فوری رپورٹ طلب کی ہے۔ بعدازاں اے سی نے قبرستان کی حد برداری کا حکم دیدیا ہے۔

خبارت نوش کر چکے ہیں ولی خان اور حنیف رامے جیسے لوگوں کے بیانات سے شہیدانِ ختم نبوت کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ ولی خان کو فوری طور پر توجہ کرنی چاہیے

آہ! مولانا حضرت احمد آف شنکیاری

علاقہ پکھل شنکیاری کے معروف عالم دین مجلس احرار اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ کارکن مولانا "حضرت احمد" صاحب فاضل امینیہ دہلی طویل علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

آپ کی وفات پر ضلع مانسہرہ کے علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کے ہاں صف ماتم بچھ گئی۔ ان کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا۔ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب اعظم ضلع مانسہرہ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ مولانا حضرت احمد پچاس سال سے علاقہ میں دینی، سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر ہمارے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ ۱۹۴۶ء میں مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی جب احرار کے ٹکٹ پر علاقے کے بڑے بڑے امراء کے مقابلہ میں الیکشن میں کھڑے ہو گئے اس وقت اور مشکل وقت مولانا حضرت احمد ہمارے ساتھ نہایت جرأت اور پامردی سے مولانا ہزاروی کے لئے کام کرتے رہے۔ تحریک ختم نبوت سن ترپن میں بھی مولانا حضرت احمد ہمارے ساتھ قید رہے۔ حضرت مولانا قاضی محمد عبدالرشید خالد خطیب مرکزی جامع مسجد مانسہرہ، صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع مانسہرہ، قاری سید محمد شاہ مراد پوری، مولانا مفتی محمد نعیم، ڈاکٹر محمد یار وغیرہ نے بھی تعزیتی اجتماع سے خطاب کیا۔ مولانا محمد مظفر اقبال صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر پکھل، مولانا سید غلام نبی شاہ چیوڑی، قاضی خلیل احمد ڈسٹرکٹ خطیب، مولانا سید اسرار الحق صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت لوئر پکھل و دیگر بے شمار علمائے کرام نے تعزیت کی اور نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اس روز شنکیاری کا بازار مکمل بند رہا۔ دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء و مبلغین نے بھی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

ختم نبوت کے پروانوں کا
اسٹیل ٹاؤن میں عظیم الشان اجتماع

(خصوصی رپورٹ) مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن کے زیر اہتمام اسٹیل ٹاؤن بلاک ڈی ۸ اور ڈی ۱۱ کے درمیان واقع ایک پلاٹ پر بعد نماز جمعۃ المبارک ختم نبوت کا مقامی طور پر ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں کارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن اور مسلمانوں نے کافی تعداد میں شرکت کی۔ جس کی صدارت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب اسٹیل پارک و صدر مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے کی اور جناب صاحب داد صاحب رکن مجلس تحفظ ختم نبوت نے اجتماع کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ اس کے بعد مولانا منظور سلیمان صاحب خطیب جامع مسجد گلزار مدینہ اسٹیل ٹاؤن نے اپنے مختصر بیان میں کہا کہ قادیانی کافر اور مرتد ہیں اور میں اپنے خون کا آخری قطرہ ناموس رسالت کی حفاظت پر قربان کرنے اور ہر قسم کے جانی و مالی تعاون کے لئے تیار ہوں۔ اس کے بعد مولانا سید محمد صادق شاہ صاحب خطیب اعلیٰ جامع مسجد المصطفیٰ اسٹیل ٹاؤن و سرپرست مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن نے ختم نبوت پر مفصل بیان کیا اور حاضرین سے کہا کہ قادیانیوں سے کسی طرح کی رواداری رکھنا جائز نہیں۔ یہ غیر مسلم اور مرتد ہونے کے ساتھ ساتھ گستاخ رسول بھی ہیں۔ تقریر کے آخر میں شاہ صاحب نے ایک قرارداد متفقہ طور منظور کرائی اور انتظامیہ پاکستان اسٹیل اور پولیس سے اپیل کی کہ قادیانیوں کو اسٹیل ٹاؤن میں جمعۃ المبارک کو میدان میں اجتماع کرنے کی اجازت دی جائے اور نہ ہی ان کو اسلام کے نام پر تبلیغ کرنے کی اجازت دی جائے۔ ان پر فوراً پابندی عائد کی جائے جس کو جملہ حاضرین نے ہاتھ بلند کر کے منظور کیا اور ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ ان کے بعد مولانا عبدالغفور صاحب ۱۱ اسٹیل ٹاؤن نے ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی جبکہ قاری غلام محمد صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر ایک نعت پڑھی۔

اجتماع کے اختتام پر صدر مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا بشیر احمد صاحب نے صدارتی خطاب میں لوگوں سے تعاون کی اپیل کی اور دعا کرائی۔ اجتماع میں ممبر مجلس شوریٰ میر عبدالحکیم صاحب اور کارکنان مجلس نے کافی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت فرمائی۔

مولانا عبدالخالق صاحب خطیب اعلیٰ ہیڈ آفس پاکستان اسٹیل، حمزہ سلیم نائب صدر، جناب حاکم خان صاحب نائب صدر حلقہ مارکیٹ اسٹیل ٹاؤن، جناب میاں احمد گل صاحب کا خیل خزانچی مجلس تحفظ ختم نبوت اسٹیل ٹاؤن۔ جبکہ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب خالد نعیم صاحب جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت نے ادا کئے۔

جناب الحاج عبدالحمید بلوچ العین
کی دفتر کراچی میں تشریف آوری

پچھلے ہفتہ الحاج عبدالحمید بلوچ العین (ابوظہبی) مع تین رفقاء کرام مولانا حاجی شہداد صاحب، حاجی عبدالرشید حاجی مراد خان دفتر میں تشریف لائے۔ آپ حضرات نے دفتر دیکھ کر بہت خوشی کا اظہار کیا۔ آخر میں مجلس کراچی کے ناظم اطلاعات مولانا منظور احمد الحسینی نے تمام حضرات کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔

اخبار ختم نبوت

حیدرآباد دکن میں مسلمانوں اور قادیانیوں کا ایک معرکہ

پانچ قادیانی خاندانوں کا قبول اسلام

حیدرآباد دکن (نمائندہ ختم نبوت) قادیانیوں کے بھارتی سربراہ مرزا وسیم قادیانی کے دورہ حیدرآباد کے موقع پر کرناٹک کے تعلقہ یادگیر میں قادیانیوں کا ایک پروگرام تھا۔ اسی دن یادگیر میں حضرت مولانا اسمٰعیل کٹکی امیر شریعت اڑیسہ، مبلغ اسلام و ختم نبوت جناب ولی الدین صاحب (سابق قادیانی مبلغ) اور مولانا محمد امیر اللہ خان قاسمی کا پروگرام رکھا گیا۔ جس کی وجہ سے قادیانیوں کا پروگرام ناکام ہو گیا جبکہ مسلمانوں کے جلسہ میں مسلمانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ کا منظر دیکھنے میں آیا۔ اس جلسہ کا یہ اثر ہوا کہ پانچ افراد نے مع اپنے خاندانوں کے قادیانیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔ واضح ہو کہ اب سے تقریباً ۲۴ سال قبل ۱۹۶۲ء میں اسی مقام یادگیر پر حضرت مولانا اسماعیل کٹکی امیر شریعت اڑیسہ اور حلیم قادیانی کے درمیان ایک یادگیر اور تاریخی مناظرہ ہوا تھا۔ اس مناظرہ میں باطل پرست قادیانیوں کو شکست فاش اٹھانی پڑی۔ حق واضح ہو جانے کے بعد اس مناظرہ میں ۱۳ افراد نے مع خاندان اسلام قبول کیا تھا۔ مولانا محمد امیر اللہ خان قاسمی نے اس خبر کی اطلاع دینے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما قابل مبارکباد ہیں کہ ان کی بے لاگ کوششوں کی وجہ سے قادیانیت کی بنیادیں متزلزل ہو گئیں اور اس کا سنگھاسن ڈگمگانے لگا ہے۔ ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ڈائریکٹر تعلیمات اسکولز زون فیصل آباد، عارف سلیم سے مطالبات،

۱۔ ڈی آئی بائی اسکول ربوہ میں مسلمان اساتذہ کی تعداد کم ہے ڈائریکٹر صاحب سے مطالبہ ہے کہ اس اسکول میں زیادہ مسلمان اساتذہ کرام تعینات کئے جائیں۔ اسی طرح ربوہ کے دو گرلز اسکولز میں مسلمان استانیوں کی تعداد کم ہے ان کی تعداد بڑھا کر دو تہائی کی جائے۔

۲۔ محمد نگر مڈل اسکول تحصیل چنیوٹ میں ایس ایس ٹی ہیڈ ماسٹر کی پوسٹ خالی ہے۔ اس پوسٹ پر قادیانیوں کی طرف سے قادیانی ایس ایس ٹی ہیڈ ماسٹر لانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں تمام مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ فی الفور اس پوسٹ پر مسلمان ٹیچر متعین کیا جائے۔

۳۔ مڈل اسکول بہت کیرہ تحصیل چنیوٹ کے قادیانی ہیڈ ماسٹر اور اس کے ساتھی مرزائیات کو یہاں سے تبادلہ کر کسی اور اسکول میں متعین کیا جائے ان دونوں نے یہاں کی فضا خراب کر رکھی ہے یہاں بڑی پوسٹ پر ہونے کی وجہ سے مسلمان بچوں پر برے اثرات پڑ رہے ہیں۔

لانڈھی میں مسئلہ ختم نبوت پر خطاب

گذشتہ دنوں بعد نماز عشاء جامع مسجد اقصیٰ شیرپاؤ کالونی لانڈھی میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ہفت روزہ ختم نبوت کے سینئر خطاط مولانا عبدالستار واحدی، مولانا اعظم کے مولانا اقبال اللہ کے علاوہ مولانا رفیق اللہ مولانا شمس الحق اور جناب خلیل الرحمٰن نے خطاب کیا۔ مولانا واحدی نے جلسۂ عام میں نوجوانوں اور عوام سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا عہد لیا۔ اس جلسہ کا اہتمام مسجد کے خطیب مولوی عمر فاروقی اور مسجد کمیٹی کے صدر فیروز شاہ نائب صدر شاہجہان سیکرٹری نیاض ناظم بشیر نے کیا۔

اسلامی ملک میں کافروں کے رہنے کی گنجائش

ہے مرتدوں اور نبی کے دشمنوں کی نہیں، علامہ حمادی

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم کے اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے کنوینر اور رکن مرکزی شوریٰ مجلس تحفظ ختم نبوت و امیر مجاہدین ختم نبوت، پاکستان، علامہ حمادی نے کہا کہ کیونکہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا ہے اور قادیانی اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ کسی بھی اسلامی ملک میں یہ بحفاظت رہ نہیں سکتے کیونکہ اسلامی حکومت میں یہود و نصاریٰ، ہندو، سکھ وغیرہ، غیر مسلم مذاہب والے رہ سکتے ہیں مگر کوئی بھی حضور کے بعد نبوت کا دعویدار اور اس کے پیروکار نہیں رہ سکتے۔ اگر وہ رہ سکتے تو اس کی کوئی نہ کوئی مثال ملتی۔ تاریخ موجود ہے شروع شروع میں ان کا خیال تھا کہ اسلام کے نام پر قادیانیت چل سکے گی اسی لئے ظفر اللہ ملک کا پہلا وزیر خارجہ بنا اور برطانوی سامراج ان کی پشت پناہی پر تھا اور ہے۔ مگر ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور

[illegible] کی تحریکیں اور آئینی ترمیمات و قانون سازی نے ان پر واضح کر دیا کہ مسلمان انہیں ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے اس لئے اب ان کے لئے ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ ملک کو ہی ختم کر دیا جائے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ جب اسلام کے نام پر ملک ہی نہ ہوگا تو اسلام کا نظام کیسے چلے گا۔ یہی وجہ ہے کہ اتنا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں آج تک اسلامی نظام نافذ نہ ہوسکا باقی سب خرافات جمع ہوگئیں یہ صرف اور صرف قادیانی کریڈٹ ہے کہ جس کا نتیجہ ہے کہ چالیس سال گزرنے کو ہو رہے ہیں مگر ملک کے حالات ہنوز روز ازل کی طرح ہیں۔ لہٰذا مسلم حکمران اور سیاستدان اگر واقعی مسلمان ہیں اور مسلمانوں کے خیرخواہ اور وفادار ہیں تو قادیانیوں کو اور قادیانیت کو خلاف قانون قرار دے کر ملک سے نکال دیں۔

سکھر میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن کی آمد

سکھر :- دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر میں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ دفتر مرکزیہ ملتان کی تشریف آوری پر دفتر سکھر میں استقبالیہ دیا گیا جس میں مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر، مولانا عبدالمجید صاحب، حافظ غلام محمد اور اراکین مجلس موجود تھے مرکزی ناظم اعلیٰ بعد ازاں منزل گاہ تشریف لے گئے وہاں بہت سے علماء جن میں مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ مجلس، مولانا قاری خلیل احمد صاحب ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر مولانا محمد مراد مدرسہ منزل گاہ جناب سید محمد صبیح صاحب وکیل اور دیگر علماء کرام اور اراکین و معززین بھی موجود تھے۔ منزل گاہ مقدمہ پر تفصیلی گفتگو ہوئی پھر دفتر میں تشریف لائے۔ یہاں پر حاجی فرزند علی صاحب رکن مجلس شوریٰ تحفظ ختم نبوت سکھر اور احباب سے ملاقات ہوئی۔ بعد ازاں مولانا ملتان بذریعہ بس روانہ ہوگئے۔

ضیاء نے ساہیوال کے قادیانی کیس کے مجرموں کی سزائے موت کی توثیق کر دی

ملزموں کو دس دس ہزار روپے جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا دیگر چار ملزموں کو عمر قید اور ۵۰ ہزار روپے جرمانے کی سزا

لاہور (خبر ایجنسی) صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ساہیوال کے [illegible]

[illegible]

صدائے ختم نبوت

کیا مسلم لیگ ۵۳ء کے ظلم وستم کی تلافی کریگی؟

یہ ایک اصولی بات ہے کہ اگر کوئی شخص موسیٰ علیہ السلام کا پیروکار ہے تو وہ موسیٰ علیہ السلام سے نسبت اور تعلق کی وجہ سے یہودی کہلاتا ہے۔ اگر کوئی یہودی اپنا [...] کو ترک کر کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ پڑھنے لگ جائے اور انہیں اپنا نبی تسلیم کرے تو وہ شخص یہودی نہیں رہے گا عیسائی کہلائے گا اور اگر کوئی عیسائی اپنے تمام ترک[...] سے توبہ کر کے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی تسلیم کرتے ہوئے آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دے تو وہ مسلمان کہلائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سلسلۂ نبوت جاری تھا آپ کی تشریف آوری کے بعد یہ سلسلہ بند ہو چکا ہے حق اور باطل واضح ہو چکے ہیں [...] کھوٹے اور خبیث و طیب میں تمیز ہو چکی ہے اس لئے اب کسی شخص کا نبوت کا دعویٰ کرنا یا اسکو نبی ماننا تو کجا خدائی احکامات اور نبوی فرمودات میں سے کسی ایک حکم کا [...] انکار کرنا بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

قادیانی آج کل ایک خود ساختہ اصول پیش کر رہے ہیں کہ جو شخص کلمہ زبان سے پڑھ لے تو وہ شخص مسلمان کہلائے گا خواہ وہ سکھ ہو، ہندو، عیسائی ہو، آریہ [...] ہو، بدھ مت ہو الغرض کوئی بھی ہو، مسلمان بننے کے لئے زبان سے صرف کلمہ پڑھ لینا یا خود کو مسلمان کہلوانا ہی اس کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے رہا دل کا معاملہ تو یہ اس شخص کا اور خدا کا معاملہ ہے۔ چنانچہ "امن" کے اخبار جو آج کل اخبار الفضل کی جگہ لے چکا ہے اس مسئلہ پر روزانہ نہیں تو کم از کم ہر دوسرے [...] تیسرے روز کوئی نہ کوئی مضمون شائع کر دیتا ہے چند دن پہلے اخبار مذکور نے ایک قادیانی اشرف نامی کا ایک مضمون "وہ خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے [...]" کے عنوان سے شائع کیا بعد ازاں "جمعہ خان" کا کالم جو ممکن ہے کوئی قادیانی ہی لکھتا ہو۔ اس میں بھی اس مسئلہ کو اٹھایا گیا ہے۔

کچھ دن قبل اسی اخبار نے یہ اصول پیش کیا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہندوؤں، سکھوں، عیسائیوں، بدھ مت وغیرہ سب کے نبی ہیں آنحضرت [...] علیہ وسلم کی ذات پر صرف مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں ہے جو بھی غیر مسلم حضورؐ کی زبان سے تعریف کر دے بس وہ مسلمان ہے۔

ان دونوں خود ساختہ اصولوں کو سامنے رکھیں اور غور کریں تو آج دنیا میں کوئی بھی غیر مسلم نہیں ہے بلکہ مسلم اور غیر مسلم کی تفریق ہی ختم ہو گئی ہے۔ قرآن پاک میں جا[...] مومن اور مشرک، مومن اور کافر، مومن اور منافق کا تذکرہ موجود ہے وہ سب منسوخ ہو چکا ہے یا غلط ہے۔ پھر تو سب سے پہلا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب بھی مسلمان [...] پائے گا۔ جو نماز بھی مسلمانوں والی پڑھتا تھا، اس کا کلمہ بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تھا حتیٰ کہ اذان میں بھی اس نے اپنے نام کا اضافہ نہیں کیا بلکہ [...] اشہد ان محمداً رسول اللہ ہی پڑھواتا تھا۔ اس نے آنحضرت کی نبوت کا بھی قطعاً انکار نہیں کیا تھا بلکہ اپنے ایک خط میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ [...] کو تحریر کیا یہ لکھا تھا۔

من مسیلمة رسول اللہ الی محمد رسول اللہ ـــــ انی اشرکت فی الامر معک۔

(یہ خط مسیلمہ اللہ کے رسول کی طرف سے محمد رسول اللہ کی طرف ہے۔ (اے محمدؐ) میں آپ کے کام یعنی نبوت میں شریک کیا گیا ہوں) اس کے بار[...]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے پیدا کردہ فتنے کا قلع قمع کرنے کا حکم دیا اور پھر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مسیلمہ کذاب [...]

ن کے خلاف جہاد کیا گیا جس میں سینکڑوں صحابہ کرام اور حفاظ القرآن شہید ہوئے ــــــ قادیانی اصول کو صحیح تسلیم کر لیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ب کے خلاف جہاد کا حکم دینا اور سیدنا ابوبکر صدیق اور دوسرے صحابہ کرامؓ کا جہاد کرنا ظلم تھا العیاذ باللہ۔
قادیانی اصول صحیح ہے تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جو منافقین کا گروہ تھا وہ بھی سچا مسلمان قرار پائے گا کیونکہ وہ زبان سے کلمہ پڑھتا تھا، نمازیں ادا کرتا
نے مسجد "مسجد ضرار" بھی بنائی تھی ــــــ قادیانی اصول کے مطابق منافقین کے بارے میں قرآن پاک کا یہ حکم بھی العیاذ باللہ غلط تھا۔ یاایھاالنبی
الکفار و المنافقین (یعنی اے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کفار اور منافقین سے جہاد کیجئے)
قادیانی اصول کے مطابق وہ قبائل جنہوں نے خدا اور رسولؐ کے تمام احکامات کو مانتے ہوئے صرف زکوٰۃ کا انکار کیا تھا اور جن کے خلاف جہاد کیا گیا وہ
مان قرار پائیں گے بلکہ ان کے خلاف جہاد کرنے والے ظالم اور وہ مظلوم ٹھہریں گے۔ العیاذ باللہ۔

یانی حضرات ور ان کا الفضل کی جگہ لینے والا اخبار "امن" من گھڑت اور خود ساختہ اصول پیش کر کے نہ صرف پوری شریعت اسلامیہ کو مسخ کر رہا ہے
بیار حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے کردار کو بھی داغدار بنا رہا ہے۔ صرف اسی وجہ سے کہ دنیا بھر کے نوے کروڑ مسلمان قادیانیوں
سمجھتے ہیں۔ ایک مٹھی بھر اقلیت کو خوش کرنے، ان سے مالی فوائد حاصل کرنے یا ان کو اخبار کا خریدار بنانے کیلئے یہ اخبار پاکستان کے غیور مسلمانوں
ن سے کھیل رہا ہے ــــــ
ت آج کل مسلم لیگ کی حکومت ہے ــــــ جو نظریہ پاکستان بلکہ پاکستان کی خالق جماعت ہونے کی مدعی ہے۔ یہ سب کچھ اس کے دور میں ہو رہا ہے
اس کی حکمرانی میں ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے اس کا جواب مسلم لیگ کے صدر اور پاکستان کے وزیراعظم محمد خان جونیجو ہی دے سکتے ہیں۔
ا جانتے ہیں کہ ۱۹۵۳ء میں ملک میں پہلا مارشل لاء مسلم لیگ نے لگوایا تھا جس کی وجہ سے شمع ختم نبوت کے دس ہزار پروانوں کا خون بہایا گیا ان کا قصور یہ تھا کہ وہ
کی حکومت سے ناموس رسالت کا تحفظ مانگتے تھے۔ آج پھر مسلم لیگ حکمران ہے۔ آج بھی قادیانی اور ان کے ہمنوا اخبارات و رسائل سرکار دوعالم حضرت محمد مصطفےٰ
ہ وسلم کی تعلیمات پر حملہ آور ہیں اہل اسلام کے جذبات سے کھیل رہے ہیں، تاریخ اسلامی کو مسخ کر رہے ہیں۔ اسلامی اصطلاحات کا بے دریغ استعمال کر
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک مسند پر ایک قادیانی دجال کو بٹھانا چاہتے ہیں ــــــ ایسے میں دیکھنا یہ ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت ۱۹۵۳ء
بہانے والے ظلم و ستم کی تلافی کرتی ہے یا ان حالات کو پھر دہرانا چاہتی ہے۔ (محمد حنیف ندیم)

ختم نبوت کی ایک فتح

گاؤں کی مسجد میں قادیانی کی قبر
ے قبر کسی دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیدیا

ڈیرہ غازیخان، ۸ ضلع مجسٹریٹ ڈیرہ غازیخان
نے ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے "بعض اخبارات
میں گاؤں شیر گڑھ کی ایک مسجد میں ایک قادیانی کے دفن
ہونے کی خبر شائع ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ انتظامیہ
نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ
انتظامیہ پہلے ہی اس واقعہ کی تحقیقات کا حکم دے چکی ہے
انتظامیہ نے مذاکرات اور اجلاس وغیرہ ہر طریقہ سے اس
مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کی اور مذہبی رہنماؤں کو بار
بار تلقین کی گئی کہ وہ امن برقرار رکھیں۔ تفتیشی افسر نے
رپورٹ دی ہے کہ کیونکہ گاؤں کی آبادی سے ملحق اس
قادیانی کی قبر کے علاوہ اور کوئی قبر نہیں اس لئے خدشہ
ہے کہ اگر اس قبر کو یہاں رہنے کی اجازت دی گئی تو یہ علاقہ
مستقبل میں قادیانیوں کے قبرستان کے لئے استعمال ہوگا
یہ علاقہ قبرستان کے لئے مناسب نہیں کیونکہ یہ رہائشی علاقہ
ہے۔ مزید برآں اس مقام سے کچھ دور ایک الگ قادیانی
قبرستان بھی موجود ہے۔ انتظامیہ نے صورتحال کی سنگینی
کے پیش نظر نوٹس دیا ہے کہ قادیانی اس قبر کو نوٹس کی
میعاد کے اندر اندر منتقل کر دیں مسجد کو ایس ڈی ایم نے
سر بمہر کر دیا ہے اور ہر قیمت پر امن و امان قائم رکھنے
کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

(جنگ کراچی)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

خصائل نبوی ۴

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کے بارے میں تین روایتیں وارد ہوئی ہیں سب سے زیادہ صحیح جو جمہور محدثین اور مورخین کے نزدیک راجح بھی ہے یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تریسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی ہے۔ دوسری روایت ساٹھ برس کی بھی وارد ہوئی ہے۔ جس کے متعلق خیال ہے کہ گننے میں بسا اوقات کسر کو چھوڑ دیا جاتا ہے اس لیے ساٹھ کہہ دیا اور تیسری روایت پینسٹھ کی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس میں سن ولادت اور سن وفات دونوں کو مستقل شمار کر لیا گیا۔ اس باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں۔

۱۔ حدثنا احمد بن منیع حدثنا روح بن عبادۃ حدثنا زکریا بن اسحٰق حدثنا عمرو بن دینار عن ابن عباس قال مکث النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثلث عشرۃ سنۃ یوحٰی الیہ وبالمدینۃ عشرًا وتوفی وھو ابن ثلث وستین۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے بعد تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے ان تیرہ برس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہی اس کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام رہا اور تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔

فائدہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف میں مختلف روایات وارد ہوئی ہیں۔ جن کا مختصر تذکرہ کتاب کے شروع میں بھی آ چکا ہے محدثین اور اہل تاریخ کے نزدیک یہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

۲۔ حدثنا محمد بن بشار حدثنا محمد بن جعفر عن شعبۃ عن ابی اسحٰق عن عامر بن سعد عن جریر عن معاویۃ انہ سمعہ یخطب قال مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن ثلث وستین وابوبکر وعمر وانا ابن ثلث وستین۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ میں یہ فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا حضرات شیخین رضی اللہ عنہما یعنی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ میری عمر بھی اس وقت تریسٹھ سال کی عمر ہے۔

فائدہ: یعنی کیا بعید ہے کہ مجھے بھی یہ طبعی اتباع نصیب ہو جائے۔ محدثین نے لکھا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تمنا پوری نہیں ہوئی اس لیے کہ ان کا وصال تقریباً اسّی سال کی عمر میں ہوا ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر اس حدیث میں نہ کیا حالانکہ ان سے بہت خصوصیت تھی اس کی وجہ ظاہر ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال اسّی سال سے زیادہ میں ہوا۔ امام ترمذی کی غرض اس روایت کے ذکر سے پہلی روایت کی تائید اور تقویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ ۶۳ سال کی عمر میں ہوا، اور اس بارے میں طبعی اتباع حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی نصیب ہوا۔

۳۔ حدثنا حسین بن مہدی البصری حدثنا عبد الرزاق عن ابن جریج عن الزھری عن عروۃ عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مات وھو ابن ثلث وستین سنۃ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

فائدہ: اس روایت سے بھی اس پہلے مضمون کی تقویت مقصود ہے۔ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تریسٹھ سال کی عمر میں وصال متعدد روایات سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس کے خلاف جو روایتیں ہیں۔ وہ یا تو صحیح نہیں ہیں یا اپنے ظاہر پر نہیں ہیں۔

۴۔ ابن عباس یقول توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن خمس وستین

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

فائدہ: یہ روایت پہلی سب روایتوں کے خلاف ہے۔ باب کے ختم پر بھی اس کی کچھ گفتگو آئے گی، اور پہلے بھی گزر چکی ہے۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

کاروانِ ختم نبوت

قائد تحریک ختم نبوت

مولانا محمد شریف صاحب جالندھری

مولانا محمد اسماعیل شجاعبادی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

مزاج کے درویش دل کے بادشاہ، دماغ کے غنی، زبان کے دھنی، علم و فضل کے کوہ گراں، حسن عمل کے بحر زخار، تہجد گذار و شب زندہ دار، پیکر علم و شرافت، مشکلات میں عزم و ہمت کے پہاڑ، تیدو بند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے قبول کرنے والے، دولت و امارت سے کنارہ کش، کاروان بخاری کے حدی خواں مولانا محمد شریف جالندھری کو خداوند قدوس نے گوناگوں خوبیوں سے نوازا تھا۔ مرحوم پیکر شرافت اور مجسم اخلاق تھے۔ مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک اور نہایت ہی منکسر المزاج تھے اور اپنے پہلو میں ایک دردمند اور حساس دل رکھنے والے صالح بزرگ تھے۔

آپ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بانی ممبران میں سے تھے۔ پوری زندگی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کئے رکھی۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے کہ اگر مجھے مجلس کے احباب و بزرگ جماعت سے نکال بھی دیں تو بھی نہیں نکلوں گا حتیٰ کہ دفتر میں خاکروب کے فرائض تو سرانجام دوں گا لیکن جماعت سے نکلنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ عملی زندگی کا آغاز قائد تحریک آزادی جبل بستان رسول صلی اللہ علیہ وسلم امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی رفاقت سے کیا۔ آپ نے علوم اسلامیہ کی تکمیل ازہر ہند اور برصغیر ایشیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم دیوبند سے کی اور علوم اسلامیہ کی سند حاصل کرتے ہی مجلس احرار اسلام ہند میں شمولیت اختیار کر لی۔ ہندوستان میں مسلمانوں نے آزادی ملک کے لئے جتنی تحریکیں چلائیں آپ ان میں نمایاں حیثیت سے شریک رہے۔ آزادی ہند اور قطاب مرزائیت کو زندگی کا مشن قرار دیا۔ تقسیم ملک کے بعد جالندھر سے ہجرت کر کے ملتان میں قیام پذیر ہوئے۔ کبیر والا کے قریب "۸ کسی" نامی ایک گاؤں میں زمین حاصل کی اور وہیں رہائش پذیر ہو گئے۔

۱۲ دسمبر ۱۹۴۹ء میں امیر شریعتؒ نے ملتان میں اپنے رفقاء کا ایک اجلاس بلایا اور اس میں اپنے آئندہ کے لائحہ عمل سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے آزادی ملک کی خاطر سیاست میں حصہ لیا تھا، آج جب کہ ملک آزاد ہو چکا ہے، میری رائے یہ ہے کہ ہمیں مذہبی سطح پر کام کرنا چاہئے۔ اور فرمایا کہ میں اور میرے رفقاء میں سے فلاں فلاں حضرات اس کام کے لئے تیار ہیں تو "مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان" کے نام سے ایک مستقل تنظیم قائم کی گئی جس کا پہلا امیر حضرت شاہ صاحبؒ کو بنایا گیا اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ اس وقت جماعت میں جن لوگوں نے شرکت کی ان میں شاہ جیؒ کے علاوہ قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا محمد حیات فاتح قادیان، مولانا شیخ احمد لدھیانے والا، مولانا تاج محمودؒ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، محمد شریف جالندھریؒ، مولانا نذیر حسین جزماتل سندھ، مولانا محمد عبداللہ شیخ الحدیث ساہیوال، مولانا عبدالرحیم اشعر کے علاوہ کئی ایک احباب نے شرکت کی۔ غرضیکہ مولانا محمد شریف جالندھریؒ جماعت کے بانی ممبران میں سے تھے اور شاہ جیؒ کے دور ہی سے دفتری امور میں منہمک چلے آ رہے تھے۔ شاہ جیؒ کے بعد مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر کی امارت میں مصروف عمل رہے۔ مولانا محمد حیات فاتح قادیان کے بعد جب شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ جماعت کے امیر منتخب ہوئے تو آپ ہی کو ناظم اعلیٰ بنایا گیا۔ حضرت بنوریؒ کی وفات حسرت آیات کے بعد جب شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم مجلس کے امیر منتخب ہوئے تو آپ ہی ناظم اعلیٰ رہے۔ درمیانی کچھ مدت کو چھوڑ کر تادم زیست جماعت کی نظامت علیا کے منصب جلیلہ کو سنبھالے رکھا۔

تحاریک ختم نبوت۔

مولانا مرحوم نے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں بھرپور حصہ لیا۔ اور جب ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو سانحہ ربوہ پیش آیا جس میں قادیانی غنڈہ عناصر نے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر حملہ کیا اور انہیں زدوکوب کیا۔ جس کی نتیجہ میں تحریک چلی تو مولانا مرحوم اس وقت جماعت کے ناظم اعلیٰ تھے۔ آپ نے دن رات سفر کئے کانفرنسیں، جلوسوں اور جلسوں سے خطاب کیا، مرکزی مجلس عمل کے مصارف آپ ہی کے ذریعہ ہوتے تھے بسا اوقات یوں ہوتا کہ آپ مرکزی قائدین کو ہوائی جہاز کا ٹکٹ دیتے اور خود ریل گاڑی کے تھرڈ کلاس میں سفر کرتے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا زمانہ تھا۔ آپ نے ملتان میں تمام قائدین کو ہوائی جہاز کے ٹکٹ دیئے اور خود ریل گاڑی پر سفر کر کے ان سے بھی پہلے پنڈی پہنچ گئے اور ہوائی اڈے پر قائدین کا استقبال کیا۔ تو مشہور شیعہ رہنما آغا مظفر علی شمسی کہنے لگے کہ مولانا آپ کیسے تشریف

باقی صفحہ ۲۶ پر

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

نوجوانوں کا قتل عام کب تک؟

نوجوانانِ اسلام! امت مسلمہ آج جن مشکلات سے دوچار ہے ان سے ہر دردِ دل رکھنے والا مسلمان خوب واقف ہے۔ یہودیوں اور عیسائیوں جیسے دشمنانِ اسلام باقاعدہ منظم منصوبے سے غیر محسوس انداز میں امت مسلمہ کی وحدت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے درپے ہیں کہیں اپنے نظامِ تعلیم اور بین الاقوامی اثرات سے مسلمان نوجوانوں کو ان کے شاندار ماضی سے بدظن کر رہے ہیں، تو کہیں جدید ٹیکنالوجی اور وسائل و ذرائع کو عالم اسلام میں فحاشی و عریانی پھیلانے کیلئے استعمال کیا جارہا ہے۔ مسلمان خواتین کو دینِ اسلام سے ہٹانے کے لئے "مرد و زن کی مساوات" "خواتین کے حقوق" "خواتین کی ترقی" "خواتین کی آزادی" کے پرکشش نعرے لگائے گئے۔ ہماری شریف اور باپردہ ماؤں، بہنوں پر "کفن پوش جنازوں اور متحرک کھمبوں" کی پھبتیاں کسی گئیں، انہیں امہات المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور فاطمۃ الزہراءؓ کی سیرت پر عمل کرنے کی بجائے فرنگی میم، لیڈی اور بیگم بننے کی ترغیب مغرب پرست بیگمات کی تنظیموں، اخبارات، رسائل، ڈائجسٹوں، ریڈیو، ٹی وی، وی سی آر، سینماؤں اور مغرب زدہ بیگمات کے کلبوں کے ذریعے دی گئیں اور متواتر دی جا رہی ہیں۔ عورتوں کو تجارتی مقاصد کے لئے زینتِ اشتہار بنایا جا رہا ہے۔ حوا کی بیٹیوں نے جس جرأت سے شرم و حیا کی ردا پھینک دی ہے۔ تہذیب و تمدن کے علمبردار عورت کو اس کے فطری دائرے سے نکال کر اسے محض گڑیا بنایا جا رہا ہے ترقی کے نام پر انسانیت کو جنم دینے والی اس عظیم ہستی کی توہین کی جا رہی ہے انسان کی ماں پر تاریخ انسانیت میں اتنا بڑا ظلم کبھی نہیں ہوا۔ یہ انسانیت اور تہذیب و تمدن کی ترقی نہیں بلکہ قتل عام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بیت المقدس کسی صلاح الدین ایوبی کا منتظر ہے حجاز مقدس ابوبکر و عمرؓ کی خلافت کے لئے ترس رہا ہے۔ برصغیر کی سرزمین نے پھر کبھی کسی سترہ سال کے نوجوان محمد بن قاسم کو اپنی بہن کی عصمت لوٹنے پر کسی ظالم کا مقابلہ کرتے نہ دیکھا اور نہ ہی ہند کے مندروں میں پھر کسی سلطان محمود غزنوی نے نعرہ تکبیر بلند کیا تھا بتوں اور جہاں یہ مجاہدوں کی دھرتی ابدالی، غوری اور جمال الدین افغانی کا وطن افغانستان آج لہولہو ہے۔ ایک طرف طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کے گولوں کی گرج تو دوسری کی دھادھن، بندوقوں کے دھماکے مجاہدوں کے نعرہ تکبیر کی آواز اور زخمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ تو دوسری طرف نیپام بموں سے گاؤں گاؤں، شہر شہر سے شعلے بھڑک رہے ہیں اور کہیں ان عظیم ہستیوں کی اولاد تہذیب کے حواریوں کے ٹینکوں تلے روندی جا رہی ہے۔ مائیں رو رہی ہیں، بہنیں سسک رہی ہیں بچے بلک رہے ہیں، لیکن ان کا خدا کے سوا کوئی وقت کا محمود، افغانی، غوری اور ابدالی پوچھنے والا نہیں۔ بلکہ ہند کو ایک بار پھر امام شاہ ولی اللہؒ، شیخ الہندؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، ابوالکلامؒ، شبلیؒ اور اقبالؒ کے فکر اور قلم کی ضرورت ہے۔ یہاں کے حکمرانوں کے محلات میں ایک بار پھر مجدد الف ثانیؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ، سید احمد شہیدؒ اور محمد علی جوہرؒ کے عملی جہاد اور حق گوئی کی ضرورت ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ آج ہماری ماؤں اور بہنوں کے بطن سے ایسی ہستیاں پیدا نہیں ہو رہیں، تو کیا یہ ظلم نہیں؟ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے "بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں عدل و احسان اور رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور برائی اور حد سے گذر جانے سے منع کرتا ہے۔" اس کے علاوہ ایک اور جگہ تنبیہ فرماتا ہے "جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے گروہ میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا میں دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی۔"

لیکن ہمارے حکمرانوں نے چادر اور چار دیواری کے تحفظ اور احکام الٰہی کے بالکل برعکس چند مادہ پرست خواتین کو مسلمان خواتین کی عظیم اکثریت پر ترجیح بھی دی اور نام نہاد تنظیموں نے پردے کے خلاف جلوس نکالے، قانون ساز اداروں میں حدیث رسول کا مذاق اڑایا، ملکی معیشت کی کمزوری کا رونا رو کر خاندانی منصوبہ بندی کی اسکیمیں بنائیں اور پھر قومی خواتین ہاکی ٹیمیں تشکیل دی گئیں جن کے کھیلوں کا نظارہ غیر ملکی اور غیر مسلم خواتین ہاکی ٹیموں کے ساتھ کھلے عام میدانوں میں ۱۲ ربیع الاول کے مقدس دن کیا گیا، جس کی مکمل سرپرستی حکومت نے کی۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا غیر اسلامی کاموں اور عورتوں کے کھیلوں کے لئے ملکی معیشت مضبوط ہو گئی تھی؟ یہ ننگی تصویریں، یہ فحش لٹریچر، یہ عشق و محبت کے افسانے، یہ برانگیختہ کرنے والے ولولہ انگیز گانے، یہ تھرکیاں اور بے ہودہ ناچ، یہ جذبات شہوانی سے بھری ہوئی فلمیں، یہ ایکٹروں اور ایکٹرسوں کے ایوارڈز اور انعامات، یہ بڑے بڑے سینما آخر کیا ہیں؟ سب اسی آگ کو بجھانے کی بجائے اور بھڑکانے کے سامان ہیں جو اس فاسد معاشرے نے ہر سینے میں سلگا رکھی ہے اور پھر اس کمزوری کو چھپانے کے لئے اسی کا نام رکھا ہے "آرٹ"۔ یہ گھن بڑی تیزی کے ساتھ مسلمان نوجوانوں کی قوتِ حیات

باقی صـ۱ پر

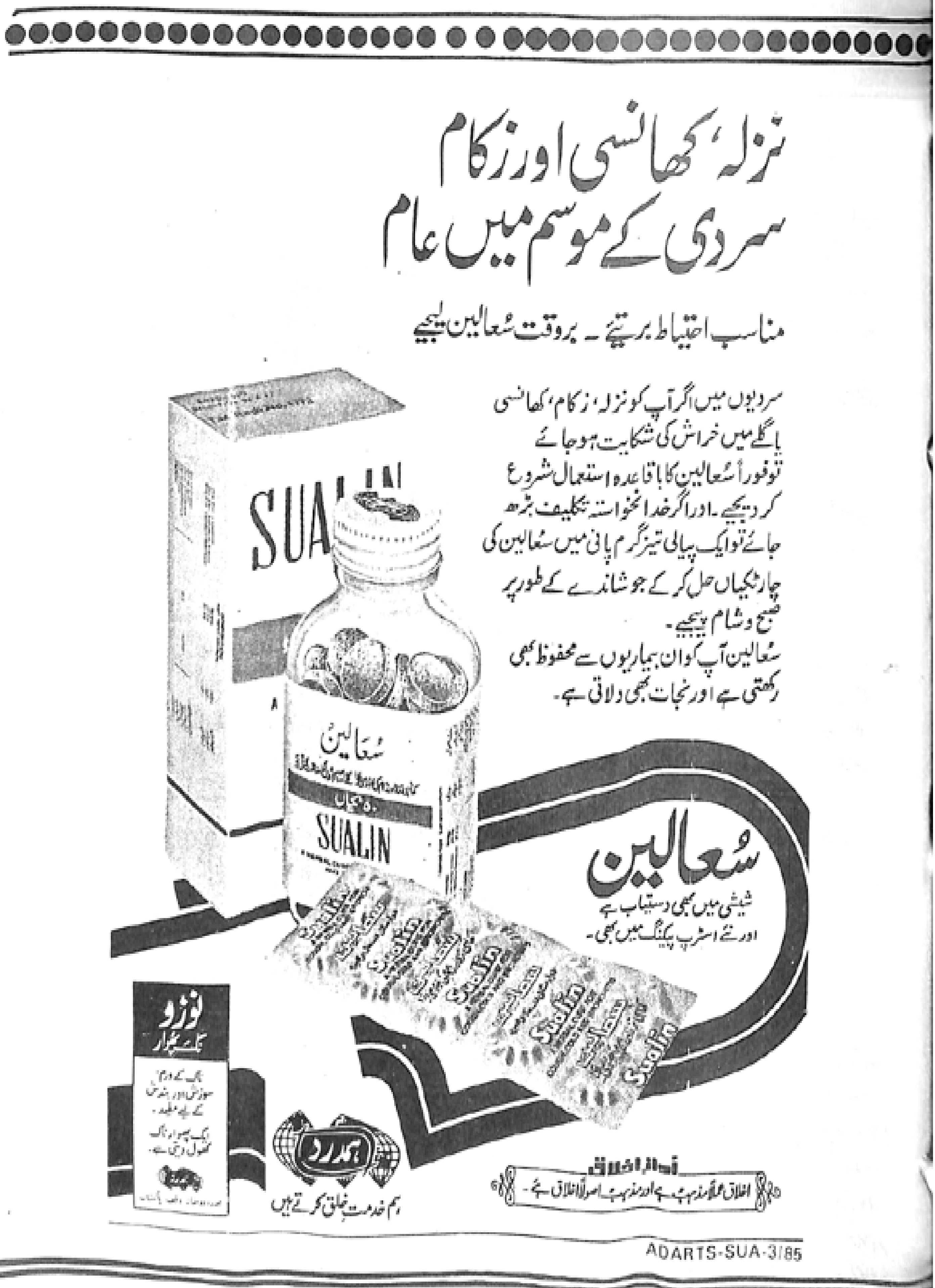

نزلہ، کھانسی اور زکام
سردی کے موسم میں عام
مناسب احتیاط برتیے ۔ بروقت سُعالین لیجیے
سردیوں میں اگر آپ کو نزلہ، زکام، کھانسی یا گلے میں خراش کی شکایت ہو جائے تو فوراً سُعالین کا باقاعدہ استعمال شروع کر دیجیے۔ اور اگر خدانخواستہ تکلیف بڑھ جائے تو ایک پیالی تیز گرم پانی میں سُعالین کی چار ٹکیاں حل کر کے جوشاندے کے طور پر صبح و شام پیجیے۔
سُعالین آپ کو ان بیماریوں سے محفوظ بھی رکھتی ہے اور نجات بھی دلاتی ہے۔
SUALIN
سُعالین
شیشی میں بھی دستیاب ہے اور نئے اسٹرپ پیکنگ میں بھی۔
ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں
اخلاق عملاً مذہب ہے اور مذہب اصولاً اخلاق ہے۔
ADARTS-SUA-3/85

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

آپ کے مسائل اور ان کا حل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

فلاحی ادارے اور زکوٰۃ

حاجی عبدالستار ـــــــ کراچی

س ۱:۔ کوئی "خدمتی ادارہ" یا کوئی "وقف ٹرسٹ" اور "نادرمستحق" کو زکوٰۃ دینے سے کیا زکوٰۃ ادا ہوجاتی ہے۔؟

س ۲:۔ اس طرح زکوٰۃ جمع کرنے والے ادارے جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کے خود مالک بن جاتے ہیں یا نہیں، اور اس طرح جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم کو وہ جہاں اس طرح لوگوں کے بھلائی کے کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں مثلاً، اس رقم میں سے صاحب زکوٰۃ شخص کو اور درمیان طبقہ کے صاحب مال شخص کو مکان خریدنے کے لئے؟ یا کاروبار کے لئے بلا منافع آسان قسطوں میں واپس ہونے والے قرض کے طور پر دے سکتے ہیں کیونکہ درمیانی طبقہ کے صاحب مال زکوٰۃ کے مستحق نہیں ہوتے۔ اور زکوٰۃ لینا بھی نہیں چاہتے۔ اس کے مطابق اس کو زکوٰۃ کی رقم قرض کے طور پر دینا مناسب ہے۔؟

س ۳:۔ جمع کی ہوئی زکوٰۃ کی رقم میں سے ادارے کے نام پر بلڈنگ خرید کر یا کسی کرائے کے غریبوں کو تا حیات رہائش کے لئے دے سکتے ہیں۔؟

س ۴:۔ اس طرح یہ ادارے جمع کی ہوئی رقم کو کسی کاروبار میں یا کاروبار کے شیئرز (حصے) خرید کر کے اس کی آمدنی غریبوں کی بھلائی کے کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں۔؟

ج:۔ جو فلاحی ادارے زکوٰۃ جمع کرتے ہیں وہ زکوٰۃ کی رقم کے مالک نہیں ہوتے بلکہ زکوٰۃ دہندگان کے وکیل اور نمائندے ہوتے ہیں جب تک ان کے پاس زکوٰۃ کا پیسہ جمع رہے گا، وہ بدستور زکوٰۃ دہندگان کی ملک ہوگا۔

۲:۔ یہ ادارے اس رقم میں مالکانہ تصرف کرنے کے مجاز نہیں بلکہ صرف فقراء اور محتاجوں کو بانٹنے کے مجاز ہیں اس لئے اس رقم کو قرض پر اٹھانے کے مجاز نہیں، البتہ اگر مالکان کی طرف سے اجازت ہو تو درست ہے کسی صاحب نصاب کو مکان خریدنے کے لئے رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ البتہ یہ صورت ہوسکتی ہے کہ وہ شخص کسی سے قرض لیکر مکان خریدلے، اب اس کو قرضہ ادا کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا صحیح ہوگا۔

۳:۔ زکوٰۃ کی رقم کا فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے، زکوٰۃ کی رقم جو کاروبار میں لگائی گئی جب تک وہ فقراء کی ملک نہیں ہوگی اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

پلیٹ میں ہاتھ دھونا

حافظ سلیمان ـــــــ ابوظہبی

س:۔ دیکھا گیا ہے اکثر لوگ کھانا کھانے کے بعد جس پلیٹ میں کھاتے ہیں اسی میں ہاتھ دھوتے ہیں شریعت کی رو سے کیا ان کا یہ فعل جائز ہے۔؟

ج:۔ ایسا کرنا تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی خاص مجبوری ہو تو دوسری بات ہے۔

افضل درود شریف

محمد اقبال صدیقی ـــ جہانگیر روڈ کراچی

س:۔ سب سے افضل درود شریف کونسا ہے جو ذرا افضل بھی ہو اور مختصر بھی۔ مثلاً میں نماز والے درود شریف (وہ درود شریف جو التحیات کے بعد نماز میں پڑھا جاتا ہے) کے علاوہ مندرجہ ذیل درود شریف کثرت سے ورد کرتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ ؕ

ج:۔ سب سے افضل تو نماز والا درود شریف ہے اور جو الفاظ آپ نے لکھے ہیں وہ بھی بہت خوب ہیں مختصر ہونے کی وجہ سے اس کا ورد آسان ہے۔

اٹیچ باتھ روم

احسان الحق ـــــــ کراچی

س:۔ آج کل ایک فیشن ہوگیا ہے کہ مکانوں میں اٹیچ باتھ روم بنائے جاتے ہیں۔ یعنی یہ کہ بیت الخلاء اور غسل خانہ ایک ساتھ ہوتا ہے تو کیا ایسی جگہ غسل کرنے سے انسان پاک ہوجاتا ہے۔

ج:۔ جس جگہ غسل کرتا ہے اگر وہ پاک ہے اور ناپاک جگہ سے چھینٹے بھی نہیں آتے تو پاک نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

خواب میں طلاق

علی عمران ـــــــ ابوظہبی

س:۔ جناب میرا مسئلہ یہ ہے جس سے میں عجیب الجھن میں پڑ گیا ہوں۔ ہوا یہ کہ گیارہ اور بارہ مارچ کے درمیان شب یعنی جمعہ کی رات میں گہری نیند پڑا تھا، خواب میں یاد نہیں کہ کس بات پر بیوی کے ساتھ جھگڑ رہا تھا اور جھگڑے کے وقت گھر میں کافی رشتہ دار میری والدہ صاحبہ اور سسر صاحب بھی موجود تھے اور میں نے خاص طور پر والدہ اور سسر کو مخاطب

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

کر کے بیوی کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے کہا کہ تم لوگ گواہ رہنا میں اس عورت کو طلاق دیتا ہوں کیونکہ اس سے مجھے کسی طرح کا سکون نہیں مل رہا ہے اور اس طرح میں نے تین بار یہ الفاظ دہرائے وہاں تک جاگ گیا میں اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہوں کیونکہ میں اپنی بیوی کو بے حد چاہتا ہوں اور وہ بھی مجھے بہت چاہتی ہے اور مجھے اپنے شریک حیات سے میری تمناؤں سے زیادہ سکون مل رہا ہے ازدواجی زندگی کے سلسلے میں میں اپنے کو بہت خوش نصیب سمجھتا ہوں۔ میرے والدین اور میرے سسرال والوں کے تعلقات بھی بہت خوشگوار ہیں۔ ہم دونوں میاں بیوی دونوں گھرانوں کے بزرگوں کا احترام اور خدمت تہہ دل سے کرتے ہیں اور ہم دونوں کے والدین الحمدللہ ہم دونوں کو بہت پیار کرتے ہیں اور ہم پر بہت مہربان ہیں اس رشتے پر دونوں گھرانے بہت خوش ہیں۔ ہماری شادی کو دو سال پورے ہو گئے۔ یہ سب باتیں اس لئے لکھ دی تاکہ آپ پر پس منظر واضح ہو جائے۔

تو کیا میرے اس طرح کہنے سے طلاق ہو سکتی ہے کیونکہ حالت خواب میں میرا اس طرح کہنے پر تو میرے کسی ارادے کا دخل نہیں ہو سکتا ہے براہ مہربانی قرآن پاک اور سنت کی روشنی میں میرے اس الجھن کا حل نکال دیجئے میرا دماغ خوف اور غم سے پھٹا جا رہا ہے۔

ج:۔ مطمئن رہیئے خواب کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

مسز رباب نسیم ـــــ کراچی

س ۱:۔ ہمارے معاشرے میں یا یوں کہیئے کہ ہمارے بڑے بوڑھے "نظر ہونے یا نظر لگنے" کے بہت قائل ہیں خاص طور سے چھوٹے بچوں کے لئے بہت کہا جاتا ہے۔ اگر وہ دودھ نہ پئے یا کچھ طبیعت خراب ہو وغیرہ کہ بچے کو نظر لگ گئی ہے پھر باقاعدہ نظر اتاری جاتی ہے براہ مہربانی اس کی وضاحت کریں کہ اسلامی معاشرے میں اس کی توجیہ کیا ہے؟

ج ۱:۔ نظر لگنا برحق ہے اور اس کا اتارنا جائز ہے بشرطیکہ اتارنے کا طریقہ خلاف شریعت نہ ہو۔

س ۲:۔ یہ بھی وضاحت فرما دیں کہ ناخن اور بال ناپاکی کی حالت میں کاٹ سکتے ہیں یا نہیں یا اس میں رات، جگہ کی کوئی قید ہے۔ امید ہے جواب دیگر بہت سی بہنوں کی الجھن کو دور کریں گے۔

ج ۲:۔ ناپاکی کی حالت میں ناخن اور بال کاٹنا مکروہ ہے۔

فوم کا گدا

ظفر اسحاق ـــــ کراچی

س:۔ فوم اور روئی کے گدے کو کس طرح پاک کیا جائے اگر بستر کے طور پر استعمال کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے کیونکہ عموماً چھوٹے بچے پیشاب کرتے ہیں

ج:۔ ایسی چیز جس کو نچوڑنا ممکن نہ ہو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو دھو کر رکھ دیا جائے یہاں تک کہ اس سے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں اسی طرح تین بار دھو لیا جائے۔

صلوٰۃ الحاجہ

محمد نعیم ـــــ کراچی

س ۱:۔ کیا میں اس نیت سے نفل پڑھ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے یا میرے گھر والوں کو ہر بلا سے، ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے یا میں اپنے امتحانات میں کامیابی کے لئے یا اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے نوافل ادا کر سکتا ہوں۔

ج ۱:۔ کوئی کام درپیش ہو اس کی آسانی کی دعا کرنے کے لئے شریعت نے "صلوٰۃ الحاجۃ" بتائی ہے۔ اور کوئی گناہ سرزد ہو جائے اس سے توبہ کرنے کے لئے "صلوٰۃ التوبۃ" فرمائی ہے۔ اور یہ نفلی نمازیں ہیں۔

س ۲:۔ اکثر لوگ جب عمرہ یا حج کے لئے جاتے ہیں تو ان کے عزیز انہیں تحفۃً مٹھائی، نقد روپیہ وغیرہ دیتے ہیں اور جب یہ لوگ حج کر کے آتے ہیں تو تبرک کے نام سے ایک رسم ادا کرتے ہیں جس میں وہ کھجور، زمزم اور ان کے ساتھ دوسری چیزیں رشتہ داروں میں بانٹتے ہیں کیا یہ دونوں درست ہے؟

ج:۔ عزیز و اقارب اور دوست احباب کو تحفے تحائف دینے کا تو شریعت میں حکم ہے۔ اس سے محبت بڑھتی ہے مگر دلی رغبت و محبت کے بغیر محض نام کے لئے یا رسم کی لکیر پیٹنے کے لئے کوئی کام کرنا بری بات ہے

س ۳:۔ حقوق العباد کے تحت ہر شخص کے مال و دولت پر اس کے عزیزوں، رشتہ داروں، غریبوں، ناداروں، مسافروں کے کچھ حقوق ہیں لیکن کیا رشتہ داروں میں کسی رشتہ دار کے (ماں باپ کے علاوہ) کوئی خاص حقوق ہیں۔ ہمارے گھر میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ بہن اور پھوپھی کے کچھ زیادہ ہی حقوق ہیں۔

ج:۔ بہن اور پھوپھی کا حق اس لئے زیادہ سمجھا جاتا ہے کہ باپ کی جائداد میں سے ان کو حصہ نہیں دیا جاتا بلکہ بھائی غصب کر جاتے ہیں ورنہ ان کو ان کا پورا حصہ دینے کے بعد ان کا ترجیحی حق باقی نہیں رہتا۔

سکھر کیس کے بارے میں وفاقی وزیر شیخ اسلام الدین کی یقین دہانی!

سکھر:۔ جمعہ کے دن جامع مسجد بندر روڈ سکھر اور تمام مساجد میں احتجاجی تقریریں ہوئیں جامع مسجد کے خطیب اور ختم نبوت تحریک کے ناظم اعلیٰ قاری خلیل احمد نے پرجوش تقریر کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ حکومت سکھر کیس کا فیصلہ جلد از جلد سنائے اور مولانا محمد اسلم قریشی کی جلد بازیابی کی جائے لوگوں نے کھڑے ہو کر نعرے لگائے، مرزائیت مردہ باد، ختم نبوت زندہ باد، کیس کا فیصلہ جلد کیا جائے۔ شیخ اسلام الدین وزیر مملکت برائے پیداوار نے جامع مسجد میں کھڑے ہو کر تقریر کی اور اعلان کر کے کہا کہ میں صدر مملکت اور وزیر اعظم سے ملوں گا اور انشاء اللہ جلد ہی فیصلہ کرا دوں گا۔

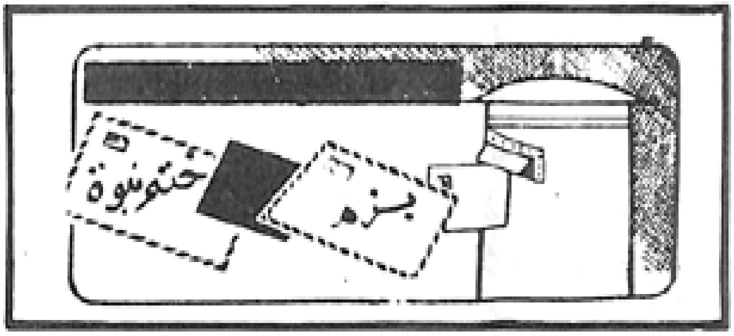

جمعیۃ علماء ڈربن کی طرف سے ایک خط

الحمد للہ آپ کا پرچہ پابندی سے یہاں پہنچ رہا ہے۔ اللہ رب العزت آپ حضرات کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ حضرات کی محنتوں کو قبول فرمادیں (آمین)

فقط والسلام۔ ہارون اسماعیل ڈربن

بُوریوالا سے مولانا محمد طیّب کا گرامی نامہ

بعد سلام مسنون۔ پرچے موصول ہوتے۔ پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ پرچے کے ظاہری وباطنی حُسن کو دیکھ کر نہایت مسرت ہوئی۔ مولا کریم قبول فرمائے اور مزید ترقی اور محنت کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد طیب۔ مدرسہ مولوی عبدالغنی بوریوالا ضلع وہاڑی)

ملوچین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ،

ابوظبی (نمائندہ ختم نبوت) آپ حضرات نے متحدہ عرب امارات کے نا گہانی دورے سے واپسی پر "ختم نبوت" کو جس طرح چار چاند لگائے ہیں، اس پر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ پرچہ دیکھتے ہی عام لوگوں کے ذہنوں میں مسئلہ ختم نبوت کی افادیت خود بخود اجاگر ہوجاتی ہے۔ آپ حضرات نے اس پرچے کا اجراء کرکے امت مسلمہ پر بڑا احسان کیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ حضرات کی ان خالص دینی خدمات کو قبول فرمائے۔ خاص طور پر ذکری لوگوں کے کفر کے بارے میں مضامین چھاپنے پر مبارکباد قبول فرمائیں۔ اس سے امارات میں مقیم بلوچوں میں تو خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔

میری خواہش ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس عالمی جماعت کے جتنے امیر حضرات اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوچکے ہیں ان کے مفصل حالات زندگی اور مسئلہ ختم نبوت کے لئے ان کی بے مثال خدمات کا تعارف بھی پرچے میں ضروری ہے۔

(خاکپائے اسلاف اشتیاق حسین عثمانی۔ ابوظبی)

"ختم نبوت" دشمن اسلام پر ضرب کاری ہے

مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہفت روزہ ختم نبوت آپ شائع کررہے ہیں میرے ایک عزیز نے جنوری کا شمارہ دیا ہے میں نے اس کو مکمل پڑھا ہے آپ کا پرچہ دشمن اسلام پر ضرب کاری ہے۔

والسلام۔ ڈاکٹر سید خورشید الحسن حامد،
قائد آباد، کراچی۔

حکومت اور مرزائی نوازی

واقعہ یہ ہے کہ قادیانی نوردین احمد سابقہ ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن آج کل آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی ہے ۵۵-۵-۲۰۰ کروس شرٹ کی مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۲ء کو ڈائریکٹر لینڈ ریکلیمیشن پنجاب محکمہ آبپاشی مقرر ہوا۔ چونکہ یہ صاحب کٹر قادیانی ہے، ۱۹۷۴ء میں سرکاری دورے پر امریکہ گیا۔ وہاں جاکر مرزائیت کی سرگرمیوں میں مصروف ہوگیا، واپسی پر حکومت نے دو سال معطل رکھا اور پھر آن ڈیوٹی ہوگیا۔
۱۹۸۳ء کے بعد پھر سرکاری دورے پر آسٹریلیا گیا وہاں جاکر مرزائیت کی تبلیغ اور دوسری اسلام دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہوگیا، سفارتخانہ کے ارکان اس کی تمام حرکات وسکنات نوٹ کرتے رہے اور حکومت پنجاب کو مطلع کرتے رہے۔ سابقہ گورنر غلام جیلانی نے اس کو اپنے عہدہ سے ہٹا کر O.S.D مقرر کردیا۔
اب وہ پھر ہاتھ پاؤں مار کر دوبارہ اپنی ڈیوٹی پہ آنے کی کوشش کررہا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کی سروس کی مدت ۲۵ سال مکمل ہوچکی ہے۔ مزید برآں محکمہ خزانہ نے بھی اس سے متعلقہ افسران کو مطلع کردیا ہے کہ وہ بین قادیانی خزانے پر بوجھ ہے۔ لہٰذا اس کو تنخواہ نہیں ملیگی لیکن باوجود اس کے وہ قادیانی باقی تمام مراعات سے مکمل ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے مثلاً بنگلہ، کار، پٹرول اور ملازمین وغیرہ اور ان کا خرچ بڑھ رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ مرزائیت نوازی جانے حکمرانوں کا مقدر کیوں بنتا جارہا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نواز شریف سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ عدل وانصاف کا دامن تھامتے ہوئے پہلی فرصت میں اس کو برطرف کرکے خزانہ سے ناجائز بوجھ کم کریں اور اپنی دیانت، اور امانت کا عملی ثبوت فراہم کریں۔ (محمد اکرم طوفانی مبلغ سرگودھا)

پاکستان میں
مرتد کی اسلامی سزا
فوری طور پر جاری کی جائے

فیصل آباد کا قادیانی ڈاکٹر
ہمدرد یا سنپولیا

۳۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کی شب میرے والد محترم کے پیٹ میں سخت تکلیف شروع ہوئی۔ مقامی ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ اس نے کہا کہ انہیں فوراً فیصل آباد ہسپتال میں لیجاؤ۔ میں اپنی والدہ کے ہمراہ والد صاحب کو گاڑی میں ڈال کر فیصل آباد ڈسٹرکٹ ہسپتال لے گیا اور ان کی خطرناک حالت کے پیش نظر انہیں ایمرجنسی وارڈ میں داخل کرا لیا گیا۔ جب کچھ حالت درست ہوئی تو انہیں رحمت وارڈ سے طارق وارڈ میں منتقل کر دیا گیا۔ ایک شب والد صاحب کی حالت پھر تشویشناک ہو گئی میں فوری طور پر متعلقہ جونیئر ڈاکٹر صاحب کے پاس گیا۔ وہ فوری طور پر تشریف لائے اور ان کی حالت دیکھ کر فرمانے لگے کہ ڈاکٹر ولی محمد آنے والے ہیں وہی انہیں اٹینڈ کریں گے کیونکہ حالت کافی خراب ہے۔ کچھ دیر بعد ڈاکٹر ولی محمد آئے۔ میں نے ان سے والد محترم کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے حکم کے مطابق انکوائری دی تھی مگر ان کو کوئی فرق نہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اٹھا کر گھر لے جائیں اور صبح مجھے یہ بستر خالی چاہیئے۔ والد محترم اور میں سخت پریشان ہوئے ان کی تکلیف اور بڑھ گئی انہوں نے قادیانی ڈاکٹر کے یہ الفاظ سن کر کہا کہ مجھے فوراً یہاں سے نکال لو میں اس قادیانی مرتد سے علاج کروانے کی بجائے اپنے گھر میں مرنا زیادہ پسند کروں گا۔ اسی اثناء میں ساتھ والے بستر پر پڑے ہوئے ایک دوسرے مریض نے اس قادیانی ڈاکٹر سے کہا کہ ڈاکٹر صاحب میرے کچھ ٹانکے خراب ہو گئے ہیں اور پیپ بہہ رہی ہے۔ قادیانی ڈاکٹر نے کہا کہ بازار جا کر کسی موچی سے دوبارہ ٹانکے لگوالو اور تم بھی بستر خالی کر دو۔ ڈاکٹر ولی محمد قادیانی جو طارق وارڈ کا انچارج ہے سخت اور کٹر قسم کا مرزائی ہے وہ اپنی وارڈ میں صرف قادیانی مریضوں کو دیکھنا پسند کرتا ہے اور ہسپتال کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھتا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ وہ سرکاری ہسپتال کی ادویات ربوہ کی قادیانی ڈسپنسری میں بھیجتا رہا ہے اور اس حرام کمائی کا ایک بیشتر حصہ قادیانیوں کے فنڈ میں جمع کرواتا ہے۔ سیکرٹری صحت پنجاب اور ڈاکٹر صاحب اور صوبائی و قومی وزیر برائے صحت سے التماس ہے کہ فیصل آباد کے دکھی عوام کو اس مرتد اور سنپولیے سے نجات دلائی جائے۔

طارق مجید ولد عبدالمجید۔ گلبرگ لاہور

مرزائی نواز اخبار،
مسلمان ہوشیار رہیں!

روزنامہ "امن" نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے نام نہاد ہمدردی کی جو پالیسی اختیار کر رکھی ہے وہ قابل مذمت ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ اخبار مرزائیوں نے خرید لیا ہے یا پھر اس پر مرزائی چھا گئے ہیں۔ علمائے کرام کو آئے دن سلوک محبت اور گلے لگانے کے مشورے دیتا ہے اور مرزائیوں کی تخریب کاری اور دہشت گردی پر خاموش رہتا ہے۔ ۳۰ سال تک حکومت پاکستان نے ان کو گلے لگائے رکھا اور انہوں نے تمام فائدے حاصل کئے۔ ناپاک عزائم کو پورا کرنے کے لئے اتنے اثر و رسوخ والے ہو گئے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے ان کو ایجنٹ اور جاسوس بنا لیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ مشرقی پاکستان الگ ہو گیا۔

ملکی ہنگاموں میں تخریب کاری میں مرزائیوں کا ہاتھ ہے مختلف موقعوں پر مسلمانوں کا خون کیا۔ مرزائیوں نے قرآن مجید کی توہین کی اور کرتے رہتے ہیں۔ لیکن امن اخبار نے ان کے خلاف ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ کیا مرزائیوں سے نمٹنا صرف علمائے کرام کی ذمہ داری ہے؟ کیا اخبار والوں کی کوئی ذمہ داری نہیں! کیا اخبار کے مالکوں، ایڈیٹروں اور نامہ نگاروں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت نہیں؟ ہفتے میں ایک دن "ختم نبوت ایڈیشن" شائع کر کے شفاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق بنیں۔

روزنامہ امن" جیسے جنسی خبریں شہ سرخیوں سے شائع کرتا ہے اور اشتعال انگیز سیاسی خبریں شائع کرتا ہے۔ عوام کو گھٹیا مواد مہیا کرتا ہے۔ اس معیار کا اخبار خدا اور اس کے رسول سے محبت کرنیوالوں کو اخبار میں جگہ نہیں دیتا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن مرزائی دہشت گردوں کی ہمدردی کی باتیں لکھتا ہے۔

(محمد اقبال حیدر آباد)

بقیہ: نوجوانوں کا قتل عام

رکھا رہا ہے۔ یہ گھن لگنے کے بعد آج تک کوئی قوم نہیں بچی ان حالات میں جسور و غیور مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سچے جذبے کے تحت فحاشی و عریانی کے اس بڑھتے ہوئے طوفان کو نہ صرف روکنے بلکہ ختم کرنے کے لئے متحد ہو کر اٹھیں، طاغوت کا مقابلہ کر کے حق کا بول بالا کریں۔ کیونکہ قوت برداشت ختم ہو چکی ہے۔

(مجلس انسداد فحاشی و منکرات بلوچستان)

انا خاتم النبیین
(الحدیث)
لا نبی بعدی
میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

یہودی اخبار کی تصویر نے مجھے حیرت زدہ کر دیا

ممتاز صحافی منیر نا جی کے تاثرات

بہت کم لوگوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے ختم نبوت کی پہلی تحریک میں حصہ لیا اور قید کاٹی تھی۔ اس وقت تک میں نے خود مرزائی نہیں دیکھے تھے۔ استاد گرامی مولانا محمد حسن مرحوم سے سنا کرتا تھا کہ ایک گروہ ایسا ہے جس نے اپنا ایک نبی بنا رکھا ہے اور اس کے باوجود خود کو مسلمان کہلوانے پر بضد ہے۔ اس وقت ہمارا سیدھا سادھا مطالبہ یہ تھا کہ ان لوگوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ جنگ طویل عرصے تک لڑی گئی اور جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ ان کے دور میں اس گروہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ سچی بات یہ ہے کہ اس کے بعد زیادہ مرزائیوں کے خلاف جو کچھ بھی کہا جاتا تھا مجھے اچھا نہیں لگتا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ علمائے کرام زیادتی کرتے ہیں۔ جوان لوگوں کی علیحدہ سماجی پہچان اور کلیدی آسامیوں سے علیحدگی کے مطالبے کرتے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ یہ باتیں بنیادی انسانی حقوق کا حصہ ہیں اور یہ حقوق ان لوگوں کو ملنا چاہئیں۔ لیکن گذشتہ روز "نوائے وقت" نے ایک تصویر شائع کر کے مجھے حیرت زدہ کر دیا۔ یہ تصویر "یروشلم پوسٹ" کے ۲۲ نومبر کے شمارے سے لی گئی ہے۔ اس میں اسرائیل کے صدر کے سامنے دو افراد مؤدب بیٹھے ہیں۔ ایک کا نام شیخ شریف احمد امینی اور دوسرے کا شیخ محمد حمید کا ہے۔ شیخ امینی اسرائیل میں اپنے گروہ کے نئے سربراہ شیخ حمید کا اسرائیل کے صدر سے تعارف کرا رہے ہیں اور مرزائیوں کو اسرائیل میں جو آزادیاں حاصل ہیں ان پر اسرائیلی حکومت کا شکریہ ادا کر رہے ہیں۔ یہ بڑی معنی خیز تصویر ہے۔

جن لوگوں کو اسرائیل کی اصلیت معلوم ہے اس کا اندازہ بخوبی لگا سکتے ہیں کہ ایک ایسے گروہ کے ساتھ

وہاں کی حکومت سے اتنے قریبی اور گہرے تعلقات کا مطلب کیا ہو سکتا ہے جن میں رخصت ہونے والے سربراہ کو اسرائیل کا صدر ذاتی طور پر الوداع کہے اور آنے والے کا خیر مقدم کرے۔ اسرائیلی حکومت دنیا کا سب سے بڑا مافیا ہے۔ اس کا ہدف دنیا بھر کے مسلمان ہیں۔ یہ محض ایک ریاست نہیں، ایک مرکز ہے۔ صیہونیت کا مرکز، عالمی سرمایہ دارانہ تنظیموں کا مرکز، افریقہ اور ایشیا کی غریب اور کمزور قوموں کے خلاف سازشوں کا مرکز، امریکہ اور مغربی یورپ کے ترقی یافتہ ملکوں کے حکمران طبقوں کو اپنے زیر اثر رکھنے کیلئے منصوبہ بندی کا مرکز اور بدترین عالمی دہشت گردی کا اڈہ۔ یہ محض الزام تراشی نہیں۔ وہ حقائق ہیں جنہیں امریکہ اور یورپ کے اہل دانش بھی تسلیم کرتے ہیں۔

ترقی یافتہ دنیا ابلاغ کی دنیا ہے، آپ کی رائے خیالات، نظریات اور سوچیں سب کا انحصار اطلاعات پر ہوتا ہے۔ حکومتوں اور اداروں کی پالیسیاں ابلاغیاتی نظام کے تابع ہوتی ہیں۔ یہودیوں نے انہیں دو شعبوں پر قبضہ جما رکھا ہے اور جس طرح چاہتے ہیں ان طاقتور حکومتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ ان سے تمام فوائد اٹھانے کے باوجود یہ ان کے بھی دوست نہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ چند ہفتے قبل امریکہ میں اسرائیل کے لئے جاسوسی کرنے والے چند افراد پکڑے گئے تھے۔ یہ اپنے سرپرست امریکہ کے دفاعی راز حاصل کر رہے تھے۔ یہ اتنا بڑا

واقعہ تھا کہ اگر امریکی پریس آزاد ہوتا تو وہاں ہلچل مچ جاتی۔ لیکن یہودی پریس نے تیسرے دن اسے خبروں سے غائب کر دیا۔ آپ شاید امریکی پریس کے آزاد نہ ہونے کی بات پڑھ کر چونکے ہوں۔ وضاحت میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ امریکہ کے ذرائع کا غالب حصہ ہی یہودیوں کی ملکیت نہیں، پیشہ ور صحافیوں میں بھی انہیں کی اکثریت ہے اور یہ لوگ اخبارات، جرائد اور دیگر میڈیا میں کلیدی آسامیوں پر قابض ہیں۔ اس کے بعد تقسیم و ترسیل کا سارا انتظام یہودیوں کے قبضے میں ہے۔ یہ جب چاہیں بڑے سے بڑے اخبار کو اٹھانے سے انکار کر کے مارکیٹ سے غائب کر دیں۔ اپنی اس طاقت کا وہ خوب استعمال کرتے ہیں۔

کسی اشاعتی ادارے میں یہ جرأت نہیں کہ اسرائیل کے مظالم کے بارے میں بھی رپورٹ شائع کرے۔ صابرہ اور شتیلہ کے قتل عام انسانی تاریخ کے بدترین سفاکانہ واقعات تھے۔ ابتدائی چند روزہ خبروں کے بعد انہیں

دبا دیا گیا۔ لیکن یورپ کے دو شہروں میں چند افراد کا قتل دنیا کو جنگ کے کنارے لے آیا۔ اور کچھ بعید نہیں کہ یہ وارداتیں بھی خود یہودیوں نے کی ہوں۔ تاکہ لیبیا پر بادو بڑھایا جائے جو افریقہ اور عرب دنیا میں مظلوم لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ خود پاکستان کے پرامن ایٹمی پروگرام کو دنیا بھر میں خطرناک بنانے والے یہودی ہیں۔ یہ کمال کی بات نہیں کہ ہم جو ابھی تحقیق کے مراحل میں ہیں دنیا بھر کے سامنے صفائیاں دینے پر مجبور ہیں اور اسرائیل جو بارہ ایٹم بم کا ذخیرہ رکھتا ہے اور اس کا جارحیت کا ریکارڈ بھی بدترین ہے۔ اس کا نام تک نہیں لیا جاتا۔

ایک ایسے ملک کی حکومت کے ساتھ اتنے قریبی

خوشگوار اور دوستانہ تعلقات رکھنے والا گروہ مسلمانوں کا دوست ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ نہیں کہ مرزائیوں پر شک کرتا ہوں، بلکہ میں تو اسرائیلیوں پر یقین رکھتا ہوں۔ وہ اپنے مفاد کے سوا کسی پر مہربان نہیں ہوتا۔ یہ سوچنا

پاکستان کے دفاع کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں سے چوکس رہا جائے۔

مسلمانوں کا کام ہے کہ ان لوگوں سے اسرائیل کیا مفاد حاصل کر رہا ہوگا! قارئین یقیناً اس بات سے باخبر ہوں گے کہ اسرائیل پاکستان کو اپنے بنیادی دشمنوں کی صف میں شمار کرتا ہے۔ اسرائیل کے فوجی ماہرین نے اس موضوع پر بہت کام کیا ہے کہ پاکستان اسے کیا کیا خطرات پیش کر سکتے ہیں اور ان خطرات کو کم کرنے کے لئے اسرائیل کو کیا کرنا چاہئے؟ دنیا بھر کے یہودی ادارے پاکستان میں عدم استحکام کے لئے کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی حکومت جب کسی گروہ کی پذیرائی کرتی ہے، اسے یہاں کام کرنے کی آزادی فراہم کرتی ہے تو یہاں کے عوض وہ کیا حاصل نہ کر رہی ہوگی؟ یہ امر شک و شبہ کی گنجائش سے بالا ہے۔ یہودی گھاٹے کا سودا نہیں کرتا۔

علمائے کرام تو مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کرنے کے مطالبات عقائد کی رو سے کرتے ہیں لیکن پاکستان کے دفاع کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان لوگوں سے چوکس رہا جائے۔ یہ کچھ بھی نہ کرتے ہوں تو بھی ان سے محتاط رہنے کی یہی وجہ کافی ہے کہ ان پر اسرائیل اور بھارت کی حکومتیں مہربان ہیں۔ پاکستان میں ان کی تنظیم کا طریقہ پراسرار ہے۔ یہ لوگ جس ملک میں بھی ہوں ایک مرکز کے تابع ہیں۔ اور اس کی ہدایات کو ہر چیز پر ترجیح دیتے ہیں۔ آپ کو میرے قلم سے یہ باتیں کچھ عجیب لگیں گی لیکن یاد کریں کہ اگر اس صدی کے اوائل میں فلسطین کے

باقی صفحہ ۲۶ پر

ٹوبہ ٹیک سنگھ کی عدالت سے قادیانیوں کیخلاف

ایک عدالتی فیصلے کا متن

بعدالت ملک مشتاق احمد مجسٹریٹ درجہ اول ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مقدمہ نمبر 86/15 298-C ت پ تھانہ سٹی گوجرہ۔ سرکار بنام منیر احمد ولد محمود احمد قوم راجپوت سکنہ گلی صرافاں والی تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

فیصلہ۔ مختصر واقعات مقدمہ ہذا اس طور پر ہیں کہ مورخہ 12-2-85 کو قریب 5/6 بجے شام حافظ عبد الحئی کے بیان تحریری پر مقدمہ قائم ہوا کہ ملزم جو قادیانی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس نے اپنی قمیص پر شہریوں کے سامنے والی جیب پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا ہے جسے کہا گیا مگر وہ باز نہ آیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کیا۔ تفتیش مقدمہ کی اور ملزم کو چالان عدالت کیا۔ ملزم کے حاضر عدالت آنے پر نقولات بیانات زیر دفعہ 265 ض ف تسلیم نہ کیا۔ فرد جرم عائد ہوئی۔ ملزم نے جرم کی صحت سے انکار کیا جس پر شہادت استغاثہ طلب ہوئی۔ استغاثہ نے اپنے موقف کی تائید میں پانچ گواہان پیش کیا۔ P.W.1 عبید الرحمن پیش ہوا جس نے بتایا کہ 12-2-85 کو عصر کے بعد وہ بمعہ حافظ عبد الحئی اور حافظ محمد اشرف زنیدارہ ہوٹل کے سامنے قائد اعظم روڈ پر تھے انہوں نے ملزم کو دیکھا کہ اس نے کلمہ طیبہ کا بیج P.1 لگایا ہوا تھا۔ جسے گواہ یہ جانتا تھا کہ ملزم قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اسے کلمہ طیبہ لگانے سے روکا۔ اس نے کہا کہ وہ قادیانی ہے اور اسے کلمہ طیبہ لگانے سے کوئی نہیں روک سکتا

P.W.1 نے اپنے بیان میں بتایا کہ F.I.R Ex.PA اسے پڑھ کر سنائی گئی تھی جس پر اس نے دستخط کئے تھے۔ P.W.2 محمد اشرف ہے جس نے بتایا کہ فرد مقبوضگی پر اس نے دستخط کئے تھے۔ P.W.3 حافظ عبد الحئی ہے جس نے ہمراہ دیگران جا کر تھانے میں اطلاع دی تھی اور قاری عبید الرحمن نے رپورٹ درج کرائی تھی۔ فرد برآمدگی پر P.W.3 نے بھی دستخط کئے۔ P.W.4 بشیر احمد A.S.I تفتیشی افسر ہے جس نے قاری عبید الرحمن کا بیان قلمبند کیا اور موقع پر جا کر ملزم کی قمیض پر لگا ہوا بیج قبضہ میں لیا۔ فرد مقبوضگی مرتب کی، نقشہ برآمدگی تیار کیا، بیانات گواہان قلمبند کئے۔ ملزم کو گرفتار کیا، تفتیش مقدمہ کی۔ ملزم کو چالان عدالت کیا۔ شہادت استغاثہ ختم ہونے پر بیان ملزم زیر دفعہ 342 ض ف قلمبند ہوا۔ ملزم نے کلمہ طیبہ کا بیج لگانے اور "احمدی فرقہ" سے تعلق رکھنے کا اقرار کیا۔ تاہم اس نے کہا کہ اس نے بیج لگا کر کوئی جرم نہیں کیا ہے۔ ملزم نے اپنی صفائی میں کوئی شہادت پیش نہ کی۔ بیان ملزم زیر دفعہ 340(2) ض ف قلمبند کیا گیا جس پر A.D.A نے جرح کی۔ ملزم نے اپنے بیان میں بھی اس امر کو تسلیم کیا کہ اس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا تھا۔ وہ جرم سے انکاری ہے۔ بحث سماعت میں A.D.A نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ملزم نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ وہ احمدیہ فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ کہ اس نے کلمہ طیبہ کا

بیج لگا رکھا تھا اس لئے شہادت پر بحث کی ضرورت نہیں ہے۔ ملزم کا یہ اقدام اس امر کی دلالت کرتا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہے جبکہ متعلقہ دفعہ کے تحت اگر کوئی شخص DIRECTLY یا INDIRECTLY اپنے آپ کو مسلمان پوز کرتا ہے۔ قابل تعزیر ہے تو کوئی امر مانع نہیں ہے کہ اسے اس جرم میں سزا دی جائے۔ کونسل صفائی نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ آرڈیننس میں بالوضاحت یہ درج نہیں ہے کہ کلمہ طیبہ کا بیج لگانا جرم ہے تو ملزم کو سزا نہیں دی جا سکتی آرڈیننس میں واضح طور پر اشتباہ ہو سکنے کی صورت میں جو ابہام پیدا ہو تب اس کا فائدہ ہر حال ملزم کو پہنچتا ہے۔

کونسل صفائی نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ملزم کے عقیدہ کے مطابق کلمہ طیبہ پر اس کا ایمان ہے اور اسے اس حق سے ملک کے آئین کے تحت محروم نہیں کیا جا سکتا۔ کونسل صفائی نے کلمہ طیبہ کے بارے میں تفاصیل بیان کر کے افضل الذکر ہونے کی وضاحت کی اور اسے لگانے یا پڑھنے سے ممانعت کو غیر قانونی قرار دیا۔ آرڈیننس میں مبہم الفاظ کی روشنی میں ملزم کو کونسل صفائی کے موقف کے مطابق سزا نہیں دی جا سکتی۔ فریقین کے دلائل بغور سنے گئے ہیں شہادت پر بحث کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر واضح ہے کہ ملزم نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا تھا اور یہ کہ وہ قادیانی عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے اور ملزم نے اس امر کو تسلیم کیا کہ وہ قادیانی عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اس امر میں کسی وضاحت کی ضرورت نہیں کہ کلمہ طیبہ کا سینہ پر لگانا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنا ہے جبکہ اس کا عقیدہ قادیانی ہے اور وہ اپنے عقیدہ کی نفی بھی نہیں کرتا اس طرح بطور قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کیلئے

باقی صفحہ ۲۶ پر

تبصرہ کتب

تعارف و تبصرہ کے عنوان سے ہفت روزہ ختم نبوت میں نئی کتابوں پر تبصرہ کیا جاتا ہے اس تبصرے سے آپ کا کتب خانہ اور نئی طبع ہونے والی کتاب کا پوری دنیا میں تعارف ہوگا۔ اس بات کا خیال رہے کہ تبصرہ کے لئے کتاب کے دو عدد نسخوں کا بھیجنا ضروری ہے۔

(ادارہ)

عصر حاضر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے آئینے میں

یہ کتاب مشہور عالم دین، محقق، مناظر اور ادیب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف ہے۔ جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اسے مادی ترقی کا دور کہا جاتا ہے لیکن جوں جوں دنیا ترقی کی طرف بڑھ رہی ہے روحانی طور پر اتنی ہی وہ زوال پذیر ہے ... سب کچھ سے عمل چھوڑ چکی ہے۔ اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔ ہمارے سامنے اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے احادیث نبوی کی روشنی میں اس کا نقشہ پیش کیا گیا ہے اگر ہم اس کتابچہ کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کا مجموعہ کہیں تو صحیح ہوگا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خوبصورت کتابچے کا مطالعہ کریں اس آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں اور اپنی اصلاح کی فکر کریں کتابچہ کی قیمت ۲/۵۰ روپے ہے مکتبہ دار العلوم ساٹرہ منزل ۲۰ اے نزد اورنگ زیب مارکیٹ ایم اے جناح روڈ کراچی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

خدمت والدین اور تربیت اولاد

۵۰ صفحات پر مشتمل محترم مولانا محمد اقبال قریشی صاحب کا یہ کتابچہ والدین کی خدمت کے احکامات اور تربیت اولاد کے طریقوں پر مشتمل ہے۔ جدید تہذیب اور جدید تعلیم کے ثمرات نوجوان مسلمان پر جتنے چھائے ہوئے ہیں ان کا اندازہ دل و دماغ سے والدین کا احترام نکل چکا ہے۔ قرآن پاک میں والدین کو اُف تک کہنے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن دین سے دوری کے سبب اولاد اپنے والدین سے شرمندہ نہیں ہوتی یہاں تک دریغ نہیں کرتی۔ اس صورت حال کی مذمت کے لئے جناب اقبال قریشی صاحب کا یہ کتابچہ انتہائی مفید اور کارآمد ہے۔ کتابچہ کو قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ بزرگان دین کے اقوال اور واقعات نے خاصا دلچسپ بنا دیا ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو اس کتابچہ کا مطالعہ کرائیں تاکہ ان میں کچھ احساس ذمہ داری پیدا ہو۔ یہ کتابچہ ادارہ تالیفات اشرفیہ شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد ضلع بہاولنگر کے پتہ پر دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوایا جا سکتا ہے۔

سبق آموز مزاحیہ حکایات

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دور کے مشہور تھے ان کا طریقہ وعظ یہ تھا کہ وہ کسی مشکل ترین مسئلہ کو عام فہم انداز میں سمجھانے کے لئے حکایات اور لطائف بیان فرمایا کرتے تھے۔ اس سے اگر سامع الٹ پلٹ

باقی صفحہ ۲۶ پر

جبّہ کی صورت میں بھیڑیئے

ایک قادیانی شاخ کی سرگرمیاں

مملکت خداداد پاکستان کے آئین کے مطابق قادیانی جماعت خارج از اسلام اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دیکر انکی نشر و اشاعت اور تبلیغ پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اس کے باوجود محکمہ تعلیم سب ڈویژن لانڈھی کورنگی کا ایجوکیشن سپروائزر محمد دین افسران بالا کی موجودگی میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔

۱۰ جنوری ۱۹۸۶ء کو گورنمنٹ پرائمری اسکول نمبر ۵ کے ایریا کورنگی کے جلسہ عید میلاد النبیؐ میں "محمد دین" نے اپنی تقریر میں ہندو عقیدے کے مطابق رسول پاک کیلئے "جگت گرو" کے القاب استعمال کئے اور یہ دعویٰ کیا ہندوستان میں بھی نبی پیدا ہوئے ہیں۔ مگر قرآن میں ان کا ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اظہر علی خاں نے اسکی مذمت کرنے کے بجائے اس بے دین کی تقریر کو محققانہ اور بصیرت افروز قرار دیکر اپنی خباثت اور رسولؐ دشمنی کا ثبوت دیا ہے جس سے معلمین و معلمات میں نہایت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے ہر شخص محمد دین جیسے جاہل اور اظہر علی خاں جیسے اجہل کی مذمت کر رہا ہے "محمد دین" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور دین کا باغی ہے اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اظہر علی خاں اس کا حامی ہے

ہم وزیر تعلیم صوبہ سندھ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ فوراً اس واقع کی تحقیقات کر کے رسول پاکؐ کے ان گستاخوں کی زبان کو لگام دیں اور محکمہ تعلیم کو ان گندے عناصر سے پاک کریں۔ ورنہ رسول کریمؐ کے جان نثار ان گستاخوں کی زبان گدّی سے کھینچ لیں گے اور اپنے آقا و مولیٰ اور شافع محشر رحمۃ اللعالمین کے شان کے تحفظ کیلئے اپنی جانوں کی بازی لگا دیں گے۔

ہم وزیر تعلیم کو یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ یہ "بے دین محمد دین" "دیندار انجمن" کا سرگرم رکن ہے۔ جو قادیانیت کی ایک شاخ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا بانی "صدیق دیندار" غلام احمد قادیانی کا چیلا تھا دکن ہندوستان کا یہ مجہول ثانی اپنے حلقے میں چن بسویشور "شنکر پرماتما"، مامور وقت، یوسف موعود، مہدی آخر الزمان مصلح موعود، مثیل موسیٰ، قاضی حشر کہلاتا تھا پاکستان میں ان کا مرکزی دفتر ۱۱۹ ای ایریا کورنگی ۱/۴ ۳ پر ہے ہر مکتبہ فکر کے علماء نے اسے خارج از اسلام قرار دیا ہے۔ اور ان کے عقائد باطلہ کے رد میں کتابیں لکھی ہیں۔ اور بعض نے تو "بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا" تک لکھا ہے۔

جمعیت المدرسین صوبہ سندھ وزیر تعلیم سے اپیل کرتی ہے کہ گستاخ رسول محمد دین اور اسکے حامی دشمن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اظہر علی خاں کو فوراً معطل کر کے ان کے خلاف کارروائی کریں تاکہ فضا خوشگوار اور تعلیمی ماحول پر سکون و پر وقار رہے ورنہ اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری وزارت تعلیم پر ہوگی۔ ذیل میں قادیانی شاخ دیندار انجمن کے لٹریچر ملاحظہ فرمائیں۔

چن بسویشور کے دعاوی کی مختصر فہرست

مامور وقت، ایشور، چن بسویشور، پرماتما، شنکر، موسیٰ، مثیل موسیٰ، یوسف موعود، شنکر مصلح موعود، پیران پیر، محمد، امام الغیب، صدیق مسیح سالار، محبوب، نور محمد جلال، مہدی آخر الزمان دشمن بچی، دیندار، محی الدین، صادق جنگ، سری کرشن تاج الاولیاء، فاتح ہندوستان، نور محمد، محمود صدیق، نبی کریم کے فرزند، سکندر اعظم، عبدالقادر، عبداللہ سلیمان، مولانا، نگہبان، عیسیٰ، ہیلر آف، عادل میراں صاحب آسمان کا تارا، بی بی فاطمہ کا لعل، مہدی، میراں صاحب، چراغ دہر، سلطان نصر الدولہ، گرو ناتھ، یا منصور یوسف، بابا صدیق، فنا فی الرسول، مظہر اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی، مہدی محمد، قاضی حشر، حورین کرشن کا قائم، آخرین کا سردار، نقیر فنا فی الرسول، رحمت اللعالمین اللہ، انبیاء کے سردار وغیرہ۔

ناظرین! یہ وہ القاب و دعاوی ہیں جنہیں عام طور پر چن بسویشور اپنی جھوٹی جاہ کو پورا کرنے کیلئے استعمال کرتے ہیں، ان کے علاوہ اپنے لئے اعزاز و اکرام کے اور عنوان بھی متعدد مواقع میں استعمال کئے ہیں، جو در حقیقت اعزاز و اکرام نہیں بلکہ ان کی روسیاہی اور جہنم کا ایندھن بننے کے موجب ہیں قرآن کا یہ کہنا کہ جہنم بہ کار خانہ ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایک مرسل یعنی چن بسویشور کی شکل میں آئیں گے۔ قرآن مجھ پر دوبارہ نازل ہوا۔

یوسف موعود

صدیق دیندار چن بسویشور نے چونکہ قادیان میں جا کر غلام احمد قادیانی کے علمی خزانے سے کافی استفادہ

باقی صفحہ ۲۵ پر

ختم نبوت

چند حقائق چند دلائل

از مولانا محمد اقبال رنگونی

اسی طرح مرزا صاحب پر الہامات بھی انگریزی زبان میں ہوا کرتے تھے۔ مگر اہل زبان کہتے ہیں کہ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مرزا صاحب کا خدا انگریزی بھی برابر نہیں جانتا تھا۔ کیونکہ مرزا صاحب کے انگریزی الہامات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پانچویں جماعت کے کسی بچے کی انگریزی ہے۔ لیکن واقف کار کہتے ہیں کہ دراصل یہ مرزا صاحب کی اپنی اختراع ہے۔ اسی لئے ان میں ایسی بے شمار اغلاط موجود ہیں۔ سیرۃ المہدی میں مرزا صاحب کی انگریزی تعلیم کے متعلق یہ مذکور ہے کہ:

جناب مرزا صاحب نے سیالکوٹ کی محرری کے زمانے میں ایک نائٹ اسکول میں انگریزی کی صرف ایک دو ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ (ملخص حصہ اول ص ۱۳۶)

مرزا صاحب کا فیصلہ بھی سن لیجئے!

"اور یہ بالکل لغو اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔" (چشمہ معرفت ص ۲۰۹ حصہ دوم)

اگر مرزا صاحب کو اپنے انگریزی الہامات وحی پر اصرار ہے تو پھر ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ جس طرح مرزا صاحب مڈل فیل تھے اسی طرح مرزا صاحب کا فرشتہ بھی شاید مڈل فیل ہو جو نہ تلفظ کی صحیح ادائیگی کر سکتا ہے نہ اس کی سپیلنگ صحیح ہے۔

الغرض مرزا صاحب کے نزدیک انگریزی بادشاہ ملکہ وکٹوریہ اس کا عہد و اقتدار بہت محبوب تھا اور پوری عمر اس کی چاپلوسی میں گزاری۔ اور پھر جوش محبت میں اس قدر آگے بڑھ گئے کہ اب مخالف مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے لگے! ایک جگہ لکھتے ہیں:

"وہ جو اپنے مخالف جو مسلمان کہلاتے ہیں ہزار درجہ ان سے انگریز بہتر ہیں۔" (مجموعہ اشتہارات حصہ سوم ص ۵۸۴)

غور کریں وہ انگریز جو مسلمانوں کے خلاف رات دن علمی عملی طور پر رات دن منصوبے بنا رہے تھے۔ انہیں زیر کرنے کے منصوبے بنائے جاتے تھے، علماء امت کو درختوں پر لٹکاتے تھے۔ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی اور زبان دراز تھے۔ ان کو مسلمانوں سے ہزار درجہ بہتر بتلایا جا رہا ہے۔ اور وہ مسلمان جو اپنے ایمان کی حفاظت کرنا چاہتے تھے جو آزادی کے خواہش مند تھے۔ خدا اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے تھے۔ مرزا غلام احمد کو بوجہ اس کے دعویٰ نبوت و رسالت کے کافر اور کاذب سمجھتے تھے۔ انہیں مرزا صاحب انگریزوں سے ہزار درجہ بدتر قرار دے رہے تھے۔

اسی پر بس نہیں۔ بلکہ مسلمانوں کو خدا کے عذاب اور پکڑ کی دھمکیاں دیتے تھے۔ ان پر آسمانی بلاؤں کے نازل ہونے کی دعائیں کرتے تھے۔ اس کے لئے اشتہارات شائع کرتے تھے۔ مگر انگریزوں کے حق میں اس قدر مہربان تھے کہ خود کہتے تھے کہ جب تک میں ان کے ساتھ ہوں خدا انگریزوں پر عذاب نازل نہیں کرے گا۔ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ پڑھ لیجئے:

"مجھے حق ہے کہ میں دعویٰ کروں کہ انگریزوں کی خدمت میں منفرد ہوں۔ مجھے حق ہے کہ میں کہوں کہ انگریزوں کے لئے تعویذ اور قلعہ ہوں جو اس کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ پس حقیقتاً اس حکومت کے پاس میرا کوئی ہمسر اور نصرت و تائید میں میرا کوئی مثیل نہیں۔" (رسالہ نور الحق ص)

اسی پر آگے لکھتے ہیں:

"میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ انگریزوں کو عذاب نہیں دے گا جب کہ تم ان میں ہو۔"

براہین احمدیہ میں کی گئی ایک پیش گوئی بھی سامنے رکھئے!

براہین احمدیہ ص ۲۴۱ میں ایک پیش گوئی گورنمنٹ برطانیہ کے متعلق ہے اور وہ یہ ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ أَنْتَ فِيهِمْ۔ أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔ یعنی خدا ایسا نہیں ہے کہ اس گورنمنٹ کو کچھ تکلیف پہنچائے حالانکہ تو ان کی عملداری میں رہتا ہو۔ جدھر تیرا منہ خدا کا اسی طرف منہ ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ مجھے اس گورنمنٹ کی تجا اس سلطنت اور ظل حمایت میں دل خوش ہے۔ لہٰذا وہ الہام میں اشارہ فرماتا ہے کہ اس گورنمنٹ کے اقبال اور شوکت میں تیرے وجود اور تیری دعا کا اثر ہے اور اس کی فتوحات تیرے سبب سے ہیں کیونکہ جدھر تیرا منہ ادھر خدا کا منہ ہے۔ غرض میں گورنمنٹ کے لئے بمنزلہ حرز سلطنت ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات حصہ دوم ص ۳۷۰ حاشیہ)

کاش کہ انگریزی سلطنت مرزا صاحب کے اس ارشاد بے بنیاد پر یقین کر لیتی۔ اور جب متحدہ ہندوستان سے پسپا ہو کر رخصت ہو رہی تھی تو اس وقت مرزا صاحب کے منحوس تابوت کو بھی اپنے ساتھ یہاں لے آتی اور بقول مرزا صاحب فتوحات سے ہمکنار ہوتی۔ اور ان کا یہ ملک آفات و مصائب سے محفوظ رہتا۔

قادیانی گروہ کے کچھ لوگ کہا کرتے ہیں کہ مرزا طاہر احمد صاحب کا وجود بھی انگریزوں کے لئے ایک رحمت و نعمت ہے جو انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے بدلے میں ملا ہوا ہے۔ مرزا نہیں ان کا پوتا ہی سہی، اور انگریزوں نے اس زندہ تابوت کو نہایت حفاظت سے رکھا ہوا ہے تاکہ بوقت ضرورت استعمال کیا جا سکے! (فاعتبروا یا اولی الابصار)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے راز دار انگریزوں کے جاسوس بھی تھے۔ مرزا صاحب نے اپنی جماعت کی مدد سے ایسے علماء و عوام کی ایک فہرست تیار کی جو انگریزی اقتدار کے مخالف اور آزادی کے خواہاں تھے۔ پھر یہ فہرست حکومت کو بھیجی اور لکھا کر:

"قرین مصلحت ہے کہ سرکار انگریزی کی خیر خواہی کے

ہے ہیں تاکہ ہم مسلمانوں کے نام بھی نقشہ جات میں درج نہ کئے
جائیں جو درپردہ اپنے دلوں میں برٹش انڈیا کو دارالحرب
قرار دیتے ہیں...... لہٰذا یہ نقشہ اسی غرض کے لئے تجویز
کیا گیا کہ اس میں ان ناحق شناس لوگوں کے نام محفوظ رہیں
جو ایسے باغیانہ سرشت کے آدمی ہیں۔ ہم نے اپنی محسن
گورنمنٹ کی پولیٹیکل خیر خواہی کی نیت سے اس مبارک
تقریب پر یہ چاہا کہ جہاں تک ممکن ہو ان شریر لوگوں کے نام
ضبط کئے جائیں جو اپنے عقیدہ سے اپنی مفسدانہ حالت کو
ثابت کرتے ہیں۔ ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کرتے
ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک
محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے طلب کرے اور
ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج بھی ان نقشوں
کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔ اور
ایسے لوگوں کے نام معہ پتہ یہ ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات دوم صفحہ ۲۲۷-۲۲۸)

معلوم نہیں اس محکمہ جاسوسی نے کتنے لوگوں کو سولی پر لٹکایا
ہوگا، کتنے کو جلا وطن کیا ہوگا، کتنوں کو قید و بند کی صعوبتوں
میں رکھا ہوگا۔ ذرا یہ واقعہ بھی سامنے رکھئے جسے خلیفہ قادیان
نے بیان کیا ہے کہ :

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے امن پسند تعلیم اور احمدیوں کا
حکومت برطانیہ کے ساتھ اظہار خلوص و وفاداری کرنا اور جاسوسی
ان ماتحت حکام کے دلوں میں جذبات محبت پیدا کر رہے تھے۔
ایک شخص ملازمت کے لئے ایک برطانوی افسر کے پاس گیا افسر
سے جو مکالمہ ہوا وہ یہ ہے !

افسر: کیا تم احمدی ہو! امیدوار: نہیں صاحب
افسر: تم نے اب تک سچائی کو قبول نہیں کیا۔ جاؤ پہلے احمدی
ہو پھر فلاں تاریخ کو آؤ۔

خدا کا شکر ہے کہ حکام احمدیوں کی دیانت، امانت اور جذبات
وفاداری کا احساس کرتے ہیں۔ (الفضل ۷ جون ۱۹۱۹ء)

یہ واقعہ صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے
اور ان کی جاسوسی کرنے میں انگریزوں اور قادیانیوں کا گٹھ جوڑ
گٹھ جوڑ تھا۔

مسٹر رشید احمد چودھری صاحب! اگر آپ میں ذرہ بھر امانت
و دیانت ہے اور آپ کے دل میں صداقت قبول کرنے کا
جذبہ موجود ہے تو مندرجہ بالا حوالہ جات پر غور کریں اور
بتلائیں کہ کیا یہ اسلام دوستی ہے یا انگریز دوستی؟ کیا ان
عبارات سے صاف طور پر پتہ نہیں چلتا ہے کہ مرزا صاحب
کس قدر فنا فی الانگریز تھے۔ کیا کسی نے انگریزوں کی
اطاعت و تابعداری، شکر گذاری اور محبت کو مذہبی فریضہ
قرار دیا تھا۔ اور اس کے مخالف کو خدا اور رسول کا منکر کہا؟
کیا قرآن کریم میں اولوالامر انگریزوں کے حق میں آیا تھا۔؟
آپ نے تو تابعداری کا ثبوت مانگا تھا۔ لیکن یہ عبارات
پکار پکار کر اعلان کرتی ہیں کہ اس کارروائی میں درحقیقت ایک
بہت بڑا خفیہ ہاتھ کام کر رہا تھا۔ اور مرزا صاحب انہی کی
خدمات پر مامور تھے۔ نہ صرف مرزا صاحب بلکہ مرزا صاحب
کے جانشین بھی اسی کے گن گاتے تھے اور انہی کی بولی
بولتے تھے۔ طوالت کا خوف نہ ہوتا تو مرزا صاحب کے
جانشینوں کے حالات بھی سامنے لاتا۔ چند حوالے صرف
تسلی کے لئے درج ذیل ہے۔ صاحبزادہ صاحب کا تائیدی
بیان دیکھئے !

(۱) "احمدی قوم کو یہ یقین دلائے بغیر نہیں رہ سکتا
کہ احمدیوں کی آزادی تاج برطانیہ کے ساتھ وابستہ ہے
لہٰذا تمام سچے احمدی حضرات جو مرزا صاحب کو مامور
من اللہ اور ایک مقدس انسان تصور کرتے ہیں۔ بدوں
کسی خوشامد اور چاپلوسی کے دل سے یقین کرتے ہیں کہ
برٹش گورنمنٹ ان کے لئے فضل ایزدی اور سایہ رحمت
ہے اور اس کی ہستی کو اپنی ہستی خیال کرتے ہیں۔"
(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۱۴ء)

(۲) "یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ فی الواقع
گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس کے نیچے احمدی
جماعت آگے ہی بڑھتی جاتی ہے۔ ہمارے فوائد اس گورنمنٹ
کے ساتھ متحد ہو گئے جہاں جہاں اس گورنمنٹ کی حکومت
پھیلتی جاتی ہے ہمارے لئے تبلیغ کا ایک اور میدان
نکل آتا ہے۔" (الفضل ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۵ء)

(۳) "ہم حکومت کی ایسی خدمت کرتے ہیں کہ پانچ پانچ
ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پانے والے بھی کیا کریں گے۔"
(الفضل یکم اپریل ۱۹۳۰ء)

(۴) "اگر ہم دوسرے ممالک میں تبلیغ کے لئے جائیں
تو وہاں بھی برٹش گورنمنٹ ہماری مدد کرتی ہے۔" (درحقیقت
خلافت ص ۶۵)

(۵) مرزا صاحب کے خلیفہ نے محمد امین نامی ایک قادیانی
مبلغ کو روس بھیجا تو وہاں گرفتار ہو گیا۔ کیوں! وہ خود
مبلغ کی زبانی سنئے !

"چونکہ سلسلہ احمدیہ اور برٹش گورنمنٹ کے باہمی مفاد
ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ اس لئے جہاں میں اپنے
سلسلے کی تبلیغ کرتا تھا وہاں لازماً مجھے انگریزی گورنمنٹ
کی خدمت گذاری کرنی پڑتی تھی۔" (الفضل ۲۸-۹-۱۹۲۳ء)

(۶) "حضور ملک معظم کی فرمانبرداری ہمارے لئے ایک
مذہبی فرض ہے۔" (الفضل ۶ مارچ ۱۹۲۲ء، خلیفہ قادیان)

(۷) مرزا صاحب کے ایک معتقد خاص اور لاہوری جماعت
کے امیر محمد علی لاہوری کہتے ہیں :

"ہمارے امام (مرزا صاحب) نے ایک بڑا حصہ عمر کا
۲۲ برس اس تعلیم میں گزارا کہ جہاد حرام قطعی حرام ہے۔"
(رسالہ ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء)

اس کا کیا مطلب ہے؟ اسے میاں محمود صاحب کی
زبانی سنئے بہت خوب ارشاد فرمایا ہے !

"ابھی تو حضرت مسیح موعود نے فتح کر دیا ہے مگر ساری
دنیا تو فتح نہیں۔" (الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء)

آپ نے غور کیا ہوگا کہ مرزا صاحب کے دل و دماغ پر
چونکہ انگریز چھائے ہوئے تھے اس لئے الہامات میں
بھی انگریز نظر آیا۔ فرشتہ بھی انگریز، الہامات بھی انگریزی
میں، قرآن و حدیث میں بھی انگریز نظر آتے۔ اسلام کے دو
حصوں میں بھی انگریز نظر آتے۔ رحمت و برکت میں بھی
انگریز۔ عذاب سے حفاظت بھی انگریز کی۔ مسلمان سے ہزار
درجہ بہتر بھی انگریز ہی۔ اسلامی سلطنت سے پیاری بھی
انگریزی حکومت۔

کیا یہ کھلی وفاداری بلکہ عشق و محبت کی داستان نہیں
تو اور کیا ہے۔ حکام وقت کی تابعداری کس قدر ہونی چاہیئے
اور کس قدر نہیں۔ آپ کے انہی الفاظ کی روشنی میں
بھی مرزا صاحب کے چہرہ کو دیکھیں تو وہاں ہر طرف سے
انگریزی چھاپ ہی نظر آئے گی۔

امید ہے کہ جناب ہماری گذارشات پر غور فرمائیں گے۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

صفدر حسین کیانی
اسلام آباد

مرزائی اور رب کا فرمان

ان سے تعلقات رکھنا عاشقانِ مصطفےٰ کو زیب نہیں دیتا

میرے نبی کریم ﷺ کا پاک ارشاد ہے "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" کہ مجھ پر نبوت ختم ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ یہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس کے بارے میں رب کا قرآن کہتا ہے کہ "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی بات نہیں کرتے بلکہ ان کا کلام خالص وحی ہے۔ اول تو کوئی انسان حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ارشاد کو نعوذ باللہ جھٹلا ہی نہیں سکتا کیونکہ آپ کی صداقت کا اعلان خدا بزرگ و برتر نے اپنے پاک کلام میں بارہا کیا ہے۔ اور بڑے بڑے کافروں نے بھی آپ کی صداقت کا اقرار کیا ہے۔ لیکن نعوذ باللہ اگر کوئی بدبخت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پاک ارشاد کو جھٹلائے گا تو اس کو رب کے قرآن کی یہ آیت بھی جھٹلانا ہوگی کہ میرا نبی ﷺ تو اپنی مرضی سے کلام نہیں کرتا بلکہ اس کا کلام خدا کی وحی ہے۔ اور قرآن نے اسی پر ختم نہیں کیا بلکہ میرے نبی ﷺ کی ختم نبوت کی تصدیق واضح الفاظ میں کچھ اس طرح فرمائی ہے۔ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" "محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور نبوت ان پر ختم ہے۔" ترجمہ گویا مرزا قادیانی کو نبی ماننے والوں نے صرف میرے صادق اور امین آقا کے پاک زبان کو ہی نہیں بلکہ خدا کی وحی کو جھٹلایا ہے۔ اور اگر ان کا یہ ایمان ہے کہ آپ ﷺ کا کلام خدا کی وحی نہیں ہے تو ان بدبختوں نے قرآن کی اس آیت کو جھٹلا دیا جس میں خدا نے فرمایا ہے کہ میرے نبی کا کلام میری وحی ہے، اسی لئے تو خدا نے اپنے پاک کلام میں واضح کر دیا ہے کہ "لا یکذبونک ولکن الظالمین بآیات اللہ یجحدون" کہ یہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کر رہے ہیں۔ اور اگر ان لعنتیوں کا یہ دعویٰ ہے کہ ان کا ایمان قرآن پر ہے تو کونسا کم عقل یہ تسلیم کر سکتا ہے اور کونسا مسلمان یہ مان سکتا ہے کہ قرآن کی آیتوں کو جھٹلانے والے کا ایمان قرآن پر ہو سکتا ہے مشرکوں اور قادیانیوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ مشرکوں نے خدا کے کلام اور نبی کے فرمان جھٹلا کر جھوٹے بتوں کو برحق جانا تو مشرک اور کافر ہوئے اور مرزائیوں نے خدا کے کلام اور نبی کے پاک فرمان کو جھٹلا کر مرزا قادیانی کافر کو برحق جانا تو یہ بھی مشرک اور کافر ہوئے۔ کیونکہ خدا کے کلام کو سرعام جھٹلانے والا کافر ہے اور میرے نبی ﷺ کو جھٹلانے والا خدا کی بارگاہ میں ناقابل معافی ہے اور ہم مسلمانوں کے لئے نہایت غیرت کا مقام ہے اگر ہماری رگوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خون ہو اور ہمارے دل میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرہ بھر بھی محبت ہو اور خدا کے فرمان کی قدر ہو تو ہم یہ کیسے برداشت کر رہے ہیں کہ ہم اور یہ مرتد ایک ہی دستر خوان پر روٹی کھائیں اور ایک ہی شعبے میں اکٹھے ملازمت کریں۔ کیا ہمیں قرآن کی یہ آیت جھنجھوڑ کر نہیں کہہ رہی کہ "لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا آباءھم او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم" کہ تم نہ پاؤ گے ایسے لوگوں کو جو اللہ اور پچھلے دن (یوم حساب) پر ایمان رکھتے ہوں اور دوستی کریں ان لوگوں سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں" قرآن نے تو واضح کر دیا کہ جو اللہ اور یوم حساب (حساب کے دن) پر ایمان رکھتا ہے وہ ایسے لوگوں سے میل ملاپ نہیں رکھ سکتا۔ پتہ چلا کہ ان مرتدوں اور کافروں سے جنہوں نے خدا اور رسول ﷺ دونوں کے فرمان کو جھٹلا دیا دوستی اور تعلق رکھنا ایسے لوگوں کا کام ہے جو اللہ اور یوم حساب پر ایمان نہیں رکھتے ورنہ ایمان والوں کی تو یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے ناطے نہیں رکھ سکتے "جو گستاخ رسول" ہیں۔ کیا ہمیں حضرت عمر ؓ کا واقعہ یاد نہیں کہ ایک منافق جو بظاہر مسلمان تھا آپ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اے فاروق اعظم نبی پاک نے یہودی کے حق میں فیصلہ کیا ہے اور میرے خلاف۔ لہٰذا آپ میرا اور یہودی کا دوبارہ فیصلہ کریں۔ آپ نے جلال میں آ کر تلوار نکالی اور فرمایا اگر تجھے میرے آقا محمد مصطفےٰ ﷺ کا فیصلہ منظور نہیں تو عمر ؓ کی تلوار ہی تیرا فیصلہ کر سکتی ہے اور یہ کہہ کر اس کا سر تن سے جدا کر دیا۔

اور ہمارا یہ حال ہے کہ مرزائی ایک دجال اور کذاب کو میرے آقا سے افضل قرار دے رہے ہیں۔ ہمارے پاک نبی کی توہین کر رہے ہیں اور پھر قیامت یہ کہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر دین اسلام کی توہین کر رہے ہیں اور یہ سب ہونے کے باوجود یہ مرتد نسل ہمارے ملک کے اعلیٰ شعبوں میں افسران بالا کی حیثیت سے فائز ہیں اور ملک و ملت کیلئے تباہی کا جال پھیلا کر تباہی اور کفر کی طرف لئے جا رہے ہیں۔ ایک مسلمان یہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ ایک سرکاری ادارے میں ایک مرتد کے زیر سایہ کام کرے اور ملک میں اسلامی نظام کے بھرپور دعوے کئے جائیں۔ ہمارا آخری مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ جب تک ہم خود جہاد نہ کریں یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا اکھاڑنا بہت مشکل ہے۔ خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔

مرزائی اپنی عبادتگاہ کا نام کیا کہیں؟

[illegible]

قادیانی ایک اقلیت کی حیثیت سے دنیا میں پائے جاتے ہیں یہ لوگ مسلمانوں سے بالکل علیحدہ ہیں۔ ان کی مذہبی اصطلاحیں بھی علیحدہ ہیں۔ رسم و رواج بھی علیحدہ مگر ان باتوں کے باوجود قادیانی زبردستی اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتے رہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اسطرح لوگوں کو آسانی سے دھوکہ دے سکتے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں انہوں نے کلمہ طیبہ کے لئے مہم شروع کی تھی اور اس کے بعد آذان اور اپنی عبادت گاہ کو مسجد قرار دینے کے لئے بڑی شدت سے زور لگایا کہ انہیں کلمہ، آذان اور مسجد کا نام استعمال کرنے کا حق دیا جائے مگر عالم اسلام اور شرعی عدالتوں نے ان کے اس مطالبے کو مسترد کر دیا۔ قادیانیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انہوں نے خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ کر لیا ہے اور مرزا غلام قادیانی کو نبی اور مجدد یا مسلمان اور انسان مان کر مسلمان اور انسانیت کے مقام سے بھی گرا لیا ہے اور مرزائیت کی آغوش میں جاکر اپنا دین، ایمان تباہ و برباد کر لیا اب انہیں بضد نہیں ہونا چاہیئے کہ وہ مسلمانوں کی اصطلاح استعمال کریں کیونکہ یہ دنیا کے ۹۰ کروڑ مسلمانوں سے زیادتی ہے اور مسلمان اسے کبھی برداشت نہیں کریں گے کلمہ، آذان، مسجد خالص شعائر اسلام ہیں ان کی عزت عظمت اور حرمت مسلمان ہی کرتے ہیں کسی غیر مسلم کو مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کا نام استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ کہلاتا ہے اور یہی مسلمانوں کی مرکزی جگہ ہے۔ مسجد نبویؐ مدینہ منورہ میں انبیا کرام کی آخری مسجد ہے جو آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے تعمیر ہوئی آپ نے فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی آخری مسجد ہے یہی وجہ ہے مسلمان اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے یاد کرتے ہیں اور مسجد میں نبی کریمؐ کے ارشاد کے مطابق اپنے عقیدہ و عمل اور احکام خدا و رسول کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں مسجد اور مسلمان کا تعلق لازم اور ملزوم ہے قادیانیوں کی پوری تعلیمات کا محور اور مرکز مرزا غلام قادیانی کے گرد گھومتا ہے۔ اور وہ مرزائیوں کا گرو گھنٹال ہے وہ اسے اپنا نبی اور بعض مجدد مانتے ہیں اسی کی ہدایت پر عمل کرتے ہیں لہٰذا انہیں اپنی عبادت گاہ کا نام "مرزا گھر" رکھنا چاہیئے تاکہ مسلمانوں کو دھوکہ نہ لگے اور ان کی عبادت گاہوں سے دور رہیں حق اور باطل میں فرق کے لئے مرزائی کا شوق کر کے یہ نام منظور کر کے فوری اس پر عمل شروع کر دینا چاہیئے تاکہ دنیا بھر کے لوگوں کو ان کے عبادت گاہ کا علم ہو جائے اور مسلمانوں کو اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں ہوگا۔ مرزائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہندوؤں کی عبادت گاہ مندر سکھوں کے عبادت کرنے کی جگہ کو گردوارہ اور بدھوں کی عبادتگاہ پگوڈا، عیسائی لوگوں کی عبادت گاہ گرجا گھر کہلاتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کی عبادتگاہ مسجد کہلاتی ہے کسی دوسرے غیر مسلم کو مسجد نام رکھنے کی قطعاً اجازت نہیں حال ہی میں قادیانیوں نے اذان کے بجائے گھڑیال بجانا شروع کر دیئے ہیں اور اب جلد ہی کلمہ بھی بند کر دیں گے اسی طرح اپنی عبادت گاہ کو مرزا گھر کہنا شروع کر دیں تو ان کی صحیح پوزیشن واضح ہو جائے گی اور مسلمانوں کا اعتراض بھی ختم ہو جائے گا۔ اگر بعض قادیانی سادہ لوح لوگوں کو یہ باتیں معلوم نہ ہوں تو انہیں فوراً علماء کرام اور بالخصوص مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرات سے رابطہ قائم کر کے اسلام قبول کر لینا چاہیئے تاکہ وہ دنیا و آخرت کی شرمندگی اور تباہی سے محفوظ ہو سکیں اس کے علاوہ مرزائیت دارین کی ذلت اور تباہی کا راستہ ہے۔ اللہ کریم ان کے شر سے محفوظ فرمائیں۔

بقیہ :۔ بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا

کیا تھا، جس کی وجہ سے اسرار نبوت آپ پر منکشف ہو گئے تھے۔ اس لئے اب دعوئے جرأت کرنے میں کیا دیر تھی بس حیدرآباد بیٹھا تھا کہ دعویٰ کر دیا۔ میں یوسف موعود ہوں، مامور من اللہ جن لیبو لیفور ہوں، اور اپنے دعویٰ کی ثنائیت کے ایک کتاب "خادم خاتم النبیین" کے نام سے لکھ ڈالی جس میں اکثر و بیشتر مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام و کشفیہ سے اپنے دعویٰ کو مبرہن کیا ہے، آپ بھی چند اقتباسات سن کر قوت دلیل کا اندازہ کر لیں۔

"اب حق آگیا، اسی کی طرف حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اشارہ کیا تھا کہ جب تک کہ روح القدس سے تائید پاکر کھڑا نہ ہو تم سب مل کر کام کرو اور اس کے بعد اس کی اتباع کرو، اسی میں نجات ہے اس کام کے لئے اپنی جماعت میں دن رات دعا کرنے کے لئے کہا تھا ؎

عید منا لو اے احمدیو تم سب مل کر
منتظر جس کے تھے آج وہ موعود آیا

گذشتہ تیس سال میں میاں صاحب کے نام میں نے متعدد خطوط بھیجے اور بار بار لکھا کہ دکن کے اولیاء اللہ

(بندو ساد ھو وغیرہ)

سہ یہاں نمرود – بھی خوب چسپاں ہوتا ہے، دجال مردود جل اور مرعود بھی ۱۲ منہ۔

خدا بصورت چین لسو لشور

میں نے خواب میں دیکھا، حشر بپا ہے اللہ قاضی کی حیثیت سے آیا ہے۔ ایک بلند تخت پر بیٹھا ہے، جزاو سزا کے فیصلے دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ میری صورت کا ہے ۔،، (شمس الضحیٰ ص ۷۶)

بقیہ:- مولانا جالندھری

لاتے جہاز میں تو ہمارے ساتھ نہیں تھے اور ہماری فلائٹ سے پہلے کوئی جہاز آیا نہیں، آپ فرشتہ ہیں یا جن۔ مولانا نے جواب میں فرمایا کہ میں ابھی ابھی گاڑی سے اترا تھا اور خیال آیا کہ آپ حضرات کو مقام رہائش معلوم نہ ہو اور آپ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑے اس لئے حاضر خدمت ہو گیا، آغا ظفر علی شمسی بہت خوش ہوئے۔

اس اعتبار سے آپ کو ایک خوش نصیب شخصیت قرار دیا جا سکتا ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ نے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی اسے اپنی زندگی میں ہی کامیابی سے ہمکنار ہوتے دیکھا، غرضیکہ ۱۹۵۳ء کی تحریک میں آپ نے پروانہ وار حصہ لیا اور شمع ختم نبوت کو اپنے خون سے سینچا، اور ایک وقت ایسا بھی آیا، مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

بقیہ:- چند حقائق

آخر میں مجھے گذارش ہے کہ مغالطات اور غلط بیانی سے کام لینے کی کوشش نہ فرمائیں۔ اگر آپ مغالطات سے کام نہ لیتے تو فریق ثانی کو بھی اتنی عبارتیں پیش کرنی ضرورت نہ تھی۔ اس لئے آئندہ مسلمانوں کے خلاف سب و شتم اور لعن طعن ترک فرما دیں۔

نہ تم ہمیں طعنے دیتے نہ ہم فریادیں یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوائیاں ہوتیں۔

یہ مضمون روزنامہ وطن لندن کی ۱۱ دسمبر کی اشاعت میں اختصار کے ساتھ شائع ہوا تھا اب اسے اضافہ کے ساتھ ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع کیا جا رہا ہے۔

بقیہ:- تبصرہ کتب

بھی جب تو وہ مسئلہ اس کے بھی ذہن نشین ہو جایا کرتا تھا بعض حکایات مزاحیہ انداز کی بھی پیش فرماتے تھے مثلاً آپ نے ایک گنوار کا واقعہ سنایا کہ وہ بازار میں سے گزر رہا تھا سڑک کے کنارے ایک پادری کہتے ہوئے سنا کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا کے بیٹے ہیں گنوار نے آگے بڑھ کر کہا تیرا خدا کتنی عمر کا ہے پادری نے کہا اس کی تو کوئی انتہا ہی نہیں وہ آسمان زمین سے بھی پہلے موجود تھا اور ہمیشہ رہے گا گنوار نے کہا اتنی عمر میں تیرے خدا کے ایک ہی بیٹا پیدا ہوا تیرے خدا سے تو میں اچھا ہوں اس وقت میری عمر پچاس سال سے اوپر ہے اور میرے بیس بچے ہو چکے ہیں اور اگر زندہ رہا تو اور بھی ہوں گے اس جواب سے پادری لاجواب ہو گیا۔ بظاہر یہ ایک گنوار کی حکایت ہے لیکن اس میں خدا کی وحدانیت اور تثلیث کے مسئلہ کو محض ایک مزاحیہ حکایت سے حل کر دیا حضرت حکیم الامت کی تقریر اور وعظ چھپے ہوئے ہیں ان تقریروں سے ایسی مزاحیہ حکایتیں جمع کر کے مذکورہ کتابچہ ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ کتابچہ بھی تین روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر سے منگوایا جا سکتا ہے۔

بقیہ:- عدالتی فیصلہ

اس نے کلمہ طیبہ کا بیج لگایا۔ اس کی تشریح اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ ایک مسلمان عام حالات میں کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر نہیں پھرتا، اس طرح کلمہ طیبہ لگانے کی وجہ اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتی، جسے منطقی طور پر تسلیم کیا جا سکے یا جسے عقل سلیم تسلیم کرے۔ کہ وہ ایک طرف تو اپنے آپ کو قادیانی بتاتا ہے اور دوسری طرف کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اس صورتحال میں 298-C کا متن کسی ابہام کا شکار نہیں ہوتا۔ لہذا کونسل صفائی کی یہ دلیل کہ واضح طور پر قانون میں ایسا درج نہیں ہے، بے بنیاد ہے جبکہ قانون میں واضح طور پر یہ الفاظ درج ہیں کہ "وہ ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ اپنے کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں"

یہ الفاظ کسی ابہام کا شکار نہیں ہیں بلکہ ملزم کے اس فعل پر پوری طرح منطبق ہوتے ہیں۔ ان حالات میں ملزم محمد منیر کے خلاف جرم زیر دفعہ 298-C P.P.C کا ارتکاب پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔ لہذا ملزم زیر دفعہ 298-C تعزیرات پاکستان کے تحت محمد منیر مذکور کو مجرم گردانتے ہوئے ایک سال قید با مشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی جاتی ہے۔ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں ۳ ماہ قید محض میں مزید سے حکم سنایا گیا۔

بقیہ:- نذیر ناجی

مسلمانوں نے اس طرح سوچ لیا ہوتا جس طرح میں آج مرزائیوں کے بارے میں سوچ رہا ہوں تو شاید وہ اس طرح جلا وطن نہ ہوتے۔ وہ اکثریت میں تھے اور غافل تھے۔ یہودیوں نے آہستہ آہستہ معاشرے کے ہر شعبے میں اپنی جڑیں پھیلائیں اور پھر اقلیت میں ہونے کے باوجود ایک پوری قوم کا قتل عام کرا دیا۔ شروع میں کوئی خدشہ ظاہر کرتا تو وہ اتنا ہی معمولی نظر آتا جتنا آج آپ کو میری بات نظر آئے گی۔ ہمارے روشن خیال اور ترقی پسند لوگ اس قسم کی باتوں کو فیشن کے خلاف سمجھتے ہیں۔ فلسطین کے دانشوروں نے بھی یہی سمجھا ہوگا۔ ان کی قوم کا انجام سامنے ہے۔ جو گروہ اسرائیل کا دوست ہے، اسے معمولی اور کمزور تصور نہیں کرنا چاہئے۔ اس کا مطلب ہے کہ دنیا کی سب سے منظم مالی، فوجی اور ذرائع ابلاغ پر قابض قوتیں ان کے ساتھ ہیں۔ یہ قوتیں پاکستانی عوام کی دشمن ہیں۔ جب وہ اس ملک کے ایک گروہ کی سرپرستی کر رہی ہوں تو یہ جاننے کے لئے زیادہ عقل کی ضرورت نہیں کہ وہ گروہ کیا خدمات انجام دے رہا ہوگا؟

(نوائے وقت ۱۲ جنوری ۱۹۸۶ء)

نبوت کے داعی کو بعدِ محمد تقاضائے ایماں ہے کذاب کہیئے

نبوت کے داعی کو بعدِ محمد تقاضائے ایماں ہے کذاب کہیئے
جو مانے گا مرزا کی جھوٹی نبوت، جہنم میں پھر اس کو غرقاب کہیئے

محمد کا ثانی نہیں ہے جہاں میں یہ ممکن کہاں ہے یہ ممکن نہیں ہے
ذرا ڈھونڈھ دیکھو زمان و مکاں میں محمد کے ثانی کو نایاب کہیئے

وہ جھوٹی نبوت کا شاہکار بن کر وہ حسنِ مجازی پہ مرتا رہا ہے،
وہ بیگم محمدی کی خاطر جہاں میں رہا مضطرب مثلِ سیماب کہیئے

وہ جھوٹا نبی ہے وہ جھوٹا مجدد، وہ جھوٹا ہے مہدی وہ جھوٹا مسیحا،
کلام خدا کا میں سچ کہہ رہا ہوں کہ ناآشنائے آداب کہیئے

کہاں ٹیچی ٹیچی کہاں شانِ قرآں کہاں مرزا کاذب کہاں نورِ یزداں
ہے بہتر یہی اس لعیں کو، دجال کہیئے یا کذاب کہیئے

فرنگی کی دعوت پہ لبیک کہہ کر نبی بن گیا ہے نہ سوچا نہ سمجھا
غلامِ شتہ عیش و عشرت مریضِ مرضہائے اعصاب کہیئے

محمد ہمارا دو عالم کا پیارا، اجالا زمانے کا ہے منتظر وہ
مگر قادیانی نبی کو جہاں میں یمِ خود پرستی کا گرداب کہیئے

منتظر درانی، کروڑ ضلع لیہ

WEEKLY KHATME-NUBBUWAT KARACHI
Registered S. No. 322(

لٹریچر کی اشاعت میں حصہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے۔

الحمد للہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے۔

لہذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ۔ ملتان
فون ـــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش۔ کراچی پاکستان - فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹